عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۲۸ | ۸ تا ۱۵ ار مضان ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷ ستمبر ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۳۳

7 ستمبر انعامِ الٰہی کا دن

نیا شکار پرانے شکاری

مسائل تراویح

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

گناہ نہ کرنے کی قسم کھا کر توڑنا

عمیر یٰسین، کراچی

س:......اگر کوئی شخص گناہوں کے کام سے دور رہنے کے لئے مسلسل قسم کھائے کہ اب میں فلاں کام نہیں کروں گا، اس کے باوجود وہ کام کرے، ایسے شخص کے متعلق شریعت میں کیا وعید ہے؟

ج:......ایسے شخص کو چاہئے کہ قسم نہ توڑے اور گناہ نہ کرے، تاہم اگر کبھی قسم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس سے گناہ صادر ہوجائے تو قسم کا کفارہ بھی دے اور توبہ واستغفار بھی کرے۔ اس نے اگر متعدد بار قسم کھائی اور متعدد بار توڑی ہے تو ہر قسم توڑنے کا الگ الگ کفارہ دے گا۔ ایک قسم توڑنے کا کفارہ تین روزے رکھنا ہے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو پھر ہر قسم کے کفارہ میں دس مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

وسوسوں سے پریشانی

عائشہ قادری، کراچی

س:......میرے ذہن میں اتنے زیادہ بُرے وسوسے اور خیالات آتے ہیں جس کے بارے میں کوئی تصور نہیں کرسکتا، جیسے میرا دماغ سن ہوگیا ہے۔ براہ کرم میرے اس مسئلے کا کیا حل ہے؟

ج:......میری بیٹی! یہ شیطانی چال ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں، کیونکہ وسوسے آنا غیر اختیاری امر ہے اور غیر اختیاری امور پر کوئی گناہ یا گرفت نہیں ہے۔

س:......مجھے ہمیشہ سے درود شریف پڑھنے کی زیادہ عادت ہے، میں ہر وقت کچھ نہ کچھ پڑھتی رہتی ہوں، کیا مخصوص ایام میں درود شریف پڑھنے کی اجازت ہے؟

ج:......درود شریف کثرت سے پڑھنا بڑی سعادت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک فرمائے۔ خواتین کے مخصوص ایام میں بھی درود شریف پڑھا جاسکتا ہے، کیونکہ درود شریف پڑھنے کے لئے پاکی شرط نہیں ہے۔

یہ وہم ہے

زاہد حسین، کراچی

س:......میں جو کام محنت سے شروع کرتا ہوں، اس میں ہمیشہ نقصان ہوتا ہے، میں نے ہر طرح کی محنت کی، لیکن ناکامی ہوئی، جس کے باعث میں سخت اذیت کا شکار ہوں، مجھے لگتا ہے کہ کسی نے مجھ پر بندش کی ہوئی ہے۔ براہ کرم میرے مسئلے کا حل بتادیں؟

ج:......میرے خیال میں یہ آپ کا وہم ہے، تاہم آپ جو کام بھی شروع کرنا چاہیں اس

مولانا سعید احمد جلال پوری

سے پہلے تین دن مسنون استخارہ کرلیا کریں، اگر استخارہ کے بعد طبیعت مائل ہو تو کام کرلیا کریں ان شاء اللہ نقصان نہیں ہوگا۔ اگر طبیعت مائل نہ ہو تو نہ کیا کریں اگر اتنا وقت نہ ہو تو دو بار یہ دعا پڑھ کر کام کیا کریں: ”اللھم خِرلی واخترلی“

حقوق زوجیت ادا کرنے سے قاصر

الف خان، حیدر آباد

س:......اگر شوہر حق زوجیت ادا کرنے سے محروم ہو تو بیوی کے لئے کیا حکم ہے؟ میری سہیلی کی شادی کو دو مہینے ہوئے ہیں، لیکن اس کا شوہر حق زوجیت ادا نہیں کرپاتا ہے تو ان حالات میں میری سہیلی کیا کرے؟

ج:......کسی ڈاکٹر سے یا حکیم سے رجوع کرنا چاہئے، اگر وہ بتلائیں کہ شوہر واقعی معذور اور بیمار ہے تو عورت کے بڑے شوہر کے بڑوں سے بات کریں اور ان کو ایک سال تک علاج کی مہلت دیں، اگر ایک سال تک وہ صحت مند ہوجائے تو فبہا ورنہ پھر اپنی بیوی کو فارغ کردے۔ اگر اس کے باوجود بھی شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو عورت کے گھر والے عدالت سے اس کی تنسیخ نکاح کرا کر اس کا کہیں اور عقد کردیں۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ ۱۵تا۲۸/رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷/ستمبر ۲۰۰۹ء شمارہ:۳۳

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

۷/ستمبر... انعام الٰہی کا دن	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
۷/ستمبر... ایک تاریخ ساز دن	۷	مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ
نیا شکار... پرانے شکاری	۱۰	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مولانا غلام فریدؒ کا وصال	۱۳	۔ ۔ ۔
رمضان المبارک، رحمتوں کی موسلادھار بارش	۱۴	مفتی عبدالقیوم دین پوری
حاملین قرآن کی ذمہ داریاں	۱۷	مولانا ابوالحسن علی ندویؒ
مسائل تراویح	۲۰	مفتی عبدالسلام چاٹگامی
روزہ کا مقصد... حصول تقویٰ	۲۱	ڈاکٹر سید محمد لقمان علیؔ
نور اور دھیان	۲۲	امۃ اللہ تسنیم
مرزا قادیانی کے وجود امداد (۹)	۲۳	مولانا محمد یوسف لدھیانوی

زرِ تعاون بیرونِ ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London. SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

محبت کی اطلاع دینے کا بیان

’’حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو اس کو بتادینا چاہئے۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۲)

’’حضرت یزید بن نعامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جب ایک شخص دُوسرے شخص سے بھائی چارہ کرے (یعنی محض دین کے تعلق کی بنا پر دوستانہ و برادرانہ رکھے) تو اُسے چاہئے کہ اس کا نام لے، اس کے والد کا نام اور اس کا قبیلہ و خاندان اس سے دریافت کرلے، کیونکہ یہ چیز محبت کے تعلق کو زیادہ بڑھانے والی ہے۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۲)

تشریح:... ان دونوں اَحادیثِ طیبہ میں دِینی محبت کے آداب سکھائے گئے ہیں، ایک یہ کہ جس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت ہو، اس کو بتادینا چاہئے کہ مجھے آپ سے محبت ہے، اس سے محبت کا تعلق جانبین سے استوار ہوگا۔

دوم یہ کہ جس سے محبت ہو اس کا نام اور پتا نشان وغیرہ دریافت کرلینا چاہئے کہ اس سے محبت کے حقوق ادا کرنے میں آسانی رہے گی، اور اس سے محبت میں مزید اضافہ ہوگا۔ چنانچہ بیہقی کی شعب الایمان میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر وہ غائب ہو تو یہ اس کی حفاظت کرسکے گا، بیمار ہو تو عیادت کرسکے گا اور مرجائے تو جنازے میں شرکت کرسکے گا۔ (مرقاۃ ج:۴ ص:۷۱۳)

کسی کے منہ پر تعریف کرنا

’’ابومعمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کسی حاکم کی تعریف کرنے لگا (اور صحیح مسلم ج:۲ ص:۴۱۴ میں ہمام بن حارثؒ کی روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدح کرنے لگا) اور حضرت مقداد بن اَسود رضی اللہ عنہ اس کے منہ میں مٹی ڈالنے لگے، اور فرمایا کہ: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ مدح سرائی کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈال دیا کریں۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۲)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۲)

تشریح:... کسی کے سامنے اس کی مدح سرائی کرنا مذموم ہے، تین وجہ سے، ایک تو ایسے لوگ عموماً خوشامدی ہوا کرتے ہیں، اور ممدوح سے منفعت حاصل کرنے کے لئے اس کی سچی جھوٹی تعریف کیا کرتے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ہیں، گویا ایسے لوگوں کی تعریف اِخلاص پر مبنی نہیں ہوتی، بلکہ مطلب براری کے لئے ہوا کرتی ہے۔

دُوسرے ایسے لوگ تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام لیتے ہیں اور اس میں جھوٹ کی آمیزش سے کوئی باک نہیں رکھتے۔

تیسرے جس کی تعریف کی جائے اس کے نفس میں عجب وخود پسندی اور تعلّی و تکبر پیدا ہونے کا اندیشہ ہے، وہ ایسے احمقوں کی تعریف سے یہ سمجھ لیتا ہے کہ شاید میں سچ مچ ایسا ہوں، ظاہر ہے کہ یہ خیال اس کی ہلاکت کا موجب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی مدح کرنا مطلقاً مذموم نہیں، بلکہ جس شخص کے کمالِ تقویٰ اور رسوخِ عقل و معرفت کی بنا پر یہ اندیشہ نہ ہو کہ مدح سے اس کا نفس پھول جائے گا اور تعریف کسی صحیح مقصد کے لئے ہو، مثلاً: اس شخص کی ہمت افزائی کرنا یا دُوسروں کو اس کی اقتدا کی ترغیب دینا، اور تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لیا جائے، تو بعض صورتوں میں تعریف جائز اور بعض صورتوں میں مستحب ہے۔ چنانچہ بے شمار احادیث میں حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعریفی کلمات منقول ہیں۔ ☆☆☆

غیر مسلموں کی تعمیر کردہ مسجد ’’مسجد ضرار‘‘

اسلام کے چودہ سوسالہ دور میں کبھی کسی غیر مسلم نے یہ جرأت نہیں کی کہ اپنا عبادت خانہ ’’مسجد‘‘ کے نام سے تعمیر کرے، البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعض غیر مسلموں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا اور مسجد کے نام سے ایک عمارت بنائی جو ’’مسجد ضرار‘‘ کے نام سے مشہور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی الٰہی سے ان کے کفر و نفاق کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے اسے فی الفور منہدم کرنے کا حکم فرمایا۔

(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، تحفۂ قادیانیت، ج:۱، ص:۵۷۷)

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

۷/ستمبر... انعام الٰہی کا دن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

قرآن کریم انسانیت کے لئے کتاب ہدایت، دستور حیات، مفتاح نجات اور باعث فوز وفلاح ہے، اس کے مضامین میں جس قدر گیرائی، گہرائی اور وسعت ہے، دوسری کوئی کتاب اس کا مقابلہ تو کیا، اس کے پاسنگ میں بھی نہیں ہے، قرآن کریم اپنے اندر جن علوم ومعارف کو سمیٹے ہوئے ہے، اس کا اندازہ بھی ہر کس وناکس کو نہیں ہوسکتا، اس لئے ہمارے اکابرؒ نے قرآن کریم اور مضامین قرآن کو آسان انداز میں سمجھانے کے لئے کچھ اصول وکلیات اور اصطلاحات متعارف کرائی ہیں۔ اگرچہ یہ اصطلاحات اکابر واسلاف کی کتب میں موجود ہیں، مگر ان مطولات کی طرف رجوع کرنا اور ان سے اخذ واستفادہ بھی ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے، اس لئے ہمارے اکابرین نے عوام کے ضعف اور قلت استعداد کا پاس کرتے ہوئے ان اصطلاحات کو نہایت عام فہم اردو میں مدون فرماکر قرآن فہمی کو آسان فرمادیا ہے۔ چنانچہ ہمارے زمانہ قریب کے عالم ربانی، بزرگ شخصیت اور میرے شیخ، شیخ المشائخ وخواجہ خواجگان، قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا حافظ وقاری محمد عبداللہ بہلوی قدس سرہ نے اصطلاحات قرآن پر مشتمل ایک اردو رسالہ ''فوائد قرآن'' مندرجہ ''معارف بہلوی'' جلد دوم، لکھ کر امت پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ یہ رسالہ اپنے ایجاز واختصار کے باوجود نہ صرف بڑی کتابوں سے مستغنی کردیتا ہے، بلکہ اپنے موضوع پر سند کا درجہ رکھتا ہے، حضرت بہلوی قدس سرہ نے اس رسالہ میں جہاں اور بہت سی اصطلاحات کی نشاندہی فرمائی ہے، وہاں آپ نے دو اصطلاحات ''تذکیر بایام اللہ''... انعامات الٰہی کی یاددہانی... اور تذکیر بآلاء اللہ... سابقہ حالات، واقعات، عقوبات، مصائب، آلام کا تذکرہ اور ان سے نجات کی یاددہانی... کا بھی تذکرہ فرمایا ہے، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر جو جو انعام فرمائے ہیں ان کو یاد کرکے شکر ادا کرو، اور جن جن تکالیف ومشکلات سے تمہیں یا تمہارے اسلاف کو نجات عطا فرمائی ہے، ان کا تقاضا ہے کہ بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوجاؤ۔

چنانچہ تذکیر بایام اللہ کے عنوان پر فرعون کی تعذیب اور اس سے بنی اسرائیل کی نجات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

''اور یاد کرو اس وقت کو جب کہ رہائی دی ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے جو کرتے تھے تم پر بڑا عذاب، ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ چھوڑ دیتے تھے تمہاری عورتوں کو اور اس میں آزمائش تھی تمہارے رب کی طرف سے بڑی، اور جب پھاڑ دیا ہم نے تمہاری وجہ سے دریا کو، پھر بچادیا ہم نے تم کو اور ڈبودیا فرعون کے لوگوں کو اور تم دیکھ رہے تھے۔'' (البقرہ:۴۹،۵۰)

اسی طرح تذکیر بآلاء اللہ میں سے بھی ایک انعام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

''اے ایمان والو! یاد رکھو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب قصد کیا لوگوں نے کہ تم پر ہاتھ چلاویں، پھر روک دیئے تم سے ان کے ہاتھ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور اللہ ہی پر چاہئے بھروسا ایمان والوں کو۔'' (المائدہ:۱۱)

الغرض اللہ تعالیٰ نے پہلی امتوں کو اور امت مسلمہ کو جن، جن مشکلات سے نجات عطا فرمائی ان کو تذکیر بایام اللہ کا عنوان دے کر اس کو یاد کرنے اور اس پر شکر بجالانے کی اور پہلی امتوں یا امت مسلمہ کو جن، جن انعامات سے نوازا گیا ان کو یاد کرکے اس پر سجدہ شکر بجالانے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اس تفصیل کے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح امم سابقہ اور امت مسلمہ کو مشکلات و مصائب سے نجات اور انعامات الٰہیہ حاصل ہونے پر شکر کی طرف متوجہ کیا گیا ہے، ٹھیک اسی طرح ہم بھی ایک عذاب میں مبتلا تھے اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں نجات ملی ہے تو ہمیں بھی اللہ کے انعامات پر سجدہ شکر بجالانا چاہئے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گزشتہ صدی میں جب متحدہ ہندوستان پر برطانوی استعمار مسلط تھا، اس وقت مسیلمہ کذاب کے جانشین اور اس کے روحانی فرزند، مسیلمہ پنجاب، ملعون ابن ملعون مرزا غلام احمد قادیانی نے ناموس رسالت پر حملہ کرتے ہوئے دعویٰ نبوت کیا، تو اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت تھی؟ اور وہ کس قدر اذیت و تکلیف اور عذاب میں مبتلا تھے؟ اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے، جو ان حالات سے گزرا ہو یا اس میں دینی حمیت اور ملی غیرت کی کچھ رمق ہو، بہرحال مسلمان اس ملعون کو ایک لمحہ کے لئے گوارا کرنے اور برداشت کرنے بلکہ اس کا نام سننے کو تیار نہ تھے، مگر بایں ہمہ وہ انگریزی جبر و تسلط کے ہاتھوں مجبور، لاچار اور بے بس تھے اور اس ملعون کی دل آزار تحریریں اور غلیظ دعاوی پڑھ اور سن کر پیچ و تاب کھاتے تھے، مگر اس کی زبان و قلم کو روکنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے، اس لئے کہ اس ملعون کو انگریز کی حمایت و سرپرستی حاصل تھی، انگریزی قانون اور انگریزی عدالتیں اس کا ساتھ دیتی تھیں، حتیٰ کہ کوئی باغیرت مسلمان اس کی حقیقت واضح کرنے کے لئے منہ سے کوئی لفظ نکالتا تو اسے حوالہ زنداں کیا جاتا۔ اس پر مقدمات بنائے جاتے، اس کو کڑی سے کڑی سزائیں دی جاتیں، اگر علما، مسلم عوام کو اس کے خبث و رذالت سے آگاہ کرنے کے لئے یا اپنے ہی مسلمانوں کا دین و ایمان محفوظ کرنے کے لئے جلسے یا جلوس منعقد کرتے تو ان کو جبر و تشدد کرکے اس سے روک دیا جاتا، اگر کچھ سر پھرے ہمت کرکے میدان میں آجاتے تو ان کو گولیوں سے بھون دیا جاتا، چنانچہ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکیں اور ان میں ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر خاک و خون میں تڑپائے جانے والوں کی تفصیلات کسی سے پوشیدہ اور اوجھل نہیں ہیں۔

اسی طرح احرار اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بے تیغ مجاہدین کی لازوال قربانیاں بھی کسی سے مخفی نہیں، بہرحال اللہ کا وہ انعام یاد کرنے کے قابل ہے کہ انگریز ہندوستان سے بستر بوریا لپیٹ کر چلا گیا، اور اس کا خود کاشتہ نبی اور اس کی ناپاک ذریت ہندو پاک میں اکیلی اور بے یار و مددگار رہ گئی، تا آنکہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قانونی طور پر انہیں ملت اسلامیہ کے جسد سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا۔ آج ان کی یہ حالت ہے کہ انہیں پوری دنیا میں گالی کا درجہ حاصل ہے اور ان کا مرکز ہندو پاک سے منتقل ہو چکا، اور ان کا سربراہ پاکستان نہیں آسکتا، اور وہ پاکستان میں کھل کر اپنی ارتدادی تبلیغ نہیں کر سکتے، اپنے آپ کو مسلمان باور نہیں کرا سکتے اور قانوناً اسلامی شعائر و اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے، یہ سب کچھ اللہ کا وہ احسان ہے، جس پر جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ چونکہ یہ سب کچھ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو ہوا اور ان اکابر و مجاہدین کی برکت سے ہوا، جنہوں نے اپنی جان، مال، عزت، آبرو اور آل و اولاد کی قربانیاں دے کر یہ سب کچھ حاصل کیا، اس لئے قرآنی اصول اور ضابطہ الٰہی کے مطابق ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ان اکابر، اصاغر کی قربانیوں اور مجاہدین کی جدوجہد اور شہدا کی جان سپاری کو یاد کریں، ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کریں، ان کے لئے ایصال ثواب کریں اور سب سے زیادہ بارگاہ الٰہی میں سجدہ شکر بجالائیں کہ یہ سب کچھ ان کی عطا اور عنایت سے آسان ہوا، نیز اپنی اولادوں اور نسلوں کو فتنہ قادیانیت کی شر انگیزی اور ان کی ہلاکت سامانی سے آگاہ کریں، اور ہمارے اکابر نے عقیدہ ختم نبوت کی جو امانت ہم تک پہنچائی تھی، اس کو اگلی نسلوں تک پہنچائیں، بلاشبہ یہ دن تحفظ ناموس رسالت کی تاریخ کا اہم ترین دن ہے، اس سے ایک عہد کی تاریخ وابستہ ہے، اس کو اس انداز سے منانا ہمارا دینی، ملی اور اسلامی فریضہ ہے۔ ختم نبوت زندہ باد، مجاہدین ختم نبوت اور شہدائے ختم نبوت زندہ باد۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

۷ ستمبر

تحریر: مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

ایک تاریخ ساز دن

''جس طرح کسی مسلمان کو کافر کہنا گناہ عظیم ہے' ٹھیک اسی طرح کسی کافر کو مسلمان کہنا بھی بڑا عظیم جرم ہے' اگر علماء امت اس فریضہ میں کوتاہی کریں تو ادائے فرض کی کوتاہی میں عنداللہ مجرم ہوں گے' البتہ یہ ضروری ہے کہ اس فریضہ کی ادائیگی علم صحیح کی روشنی میں نیک نیتی سے ہو' جذبات سے بالاتر ہو۔''

۷ ستمبر عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی و کامرانی کا دن' مسلمانوں کی فتح و کامیابی کا دن' نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے تحفظ کا دن ''لا نبی بعدی'' کے مظہر کا دن...... خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت کے تازہ ہونے کا دن...... خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' خلیفہ ثالث سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ' خلیفہ رابع حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ' حضرات عشرہ مبشرہ' اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع کے مصداق کا دن' امام اعظم امام ابوحنیفہ اور ائمہ اربعہ کے فیصلے کی صداقت کا دن' حضرت مجدد الف ثانی' امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ حضرت سید احمد شہیدؒ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فقیہ ملت ابو حنیفہ وقت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی دعاؤں کے ثمرات کا دن' محدث العصر حضرت العلامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی چھ ماہ کی بے چینی کے بعد الہامی پیش گوئی کے پورے ہونے کا دن' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقائے قافلہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت پیر مہر علی شاہؒ حضرت مولانا داؤد غزنویؒ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ حضرت مولانا محمد حیاتؒ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ اور تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے ہزاروں شہداء کے خون کے نذرانہ کی قبولیت کا دن' ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے سو طلباء کا ختم نبوت زندہ باد کے نعرہ کی پاداش میں قادیانیوں کی بربریت کا شکار ہونے اور قربانی کا اللہ تعالیٰ کے دربار میں شرف قبولیت کا دن' محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ' مفکر اسلام قائد جمعیت علماء اسلام مولانا مفتی محمودؒ مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ پیکر تقویٰ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹکؒ خطیب اسلام مولانا عبدالحکیم' پیکر صدق و وفا مولانا محمد شریف جالندھریؒ پیکر صبر و رضا مولانا عبیداللہ انورؒ فقیہ ملت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ' مجاہد اسلام مولانا تاج محمودؒ قائد جمعیت العلماء پاکستان' مولانا شاہ احمد نورانی' شیخ الحدیث علامہ مصطفیٰ ازہری' مولانا محمد شفیع اکاڑوی' مولانا معین الدین لکھوی' میاں فضل حق' مولانا احسان الٰہی ظہیرؒ خطیب بے بدل شورش کاشمیریؒ قائد احرار اسلام حضرت مولانا ابومعاویہ سید عطاء المنعم بخاریؒ قائد اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمن' شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب' میاں طفیل محمد اور کروڑوں فرزندان توحید جاں نثاران ختم نبوت' مجاہدین عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تحریک کی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان میں کامیابی و سرخروئی کا دن پاکستان کے اراکین قومی اسمبلی اور جناب یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل پاکستان وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ' قائد ایوان جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے امتحان میں کامیابی کا دن' جاں نثاران ختم نبوت کے قائد' عاشق رسول' مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے سر پر سہرا کامرانی سجنے کا دن...... ایک ارب بیس کروڑ مسلمانان عالم کے عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان و یقین کے اظہار کا دن' قادیانیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے نبی کذاب و دجال کی ذلت و رسوائی کا دن...... قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار پانے کا دن' جسد ملت اسلامیہ سے اخراج کا دن' ناکامی و شکست کا دن جھوٹ کے پول کھل جانے کا دن' قادیانیوں کے مسترد اور مردود ہونے کا دن۔

۷ ستمبر کا دن تاریخ اسلام میں ہمیشہ یادگار

عظمت رہے گا' اس دن تک پہنچنے کے لئے مسلمانوں نے کیا قربانی دی اس کی تفصیلات تو ۹۰ سال پر محیط ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم مولانا اللہ وسایا نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء (تین جلدوں) میں تفصیل سے درج کر دی ہیں اور شورش کاشمیریؒ' علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ' طاہر رزاق اور دیگر اہل قلم نے اسے قلمبند کیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مناظر اسلام کی حیثیت سے شہرت حاصل ہوئی تو انگریز حکومت کے اشارہ پر مسلمانوں میں انتشار اور تفرقہ پیدا کرنے کے لئے سیڑھی چڑھنا شروع کیا پہلے مجدد' پھر مہدی' پھر مسیح موعود' پھر ظلی اور بروزی نبی اور پھر ۱۹۰۱ء میں مستقل نبی کی حیثیت سے خود کو پیش کرنے لگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ابتدائی تحریروں کو دیکھ کر ہی علمائے حق' علمائے لدھیانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے تحریری مناظرہ کیا' ورعقائد باطلہ کی روشنی میں اس کے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ بعد ازاں اس فتویٰ کی تصدیق فقیہ ملت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور علمائے حق' علمائے دیوبند نے کی۔ اس تصدیق کی روشنی میں علمائے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور' مدرسہ شاہی مراد آباد اور دیگر بڑے بڑے مدارس نے کی۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی روحانی اولاد اور جانشین اس فتویٰ کے بعد میدان عمل میں اترے۔ امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اس فتنہ کو مستقبل کی حیثیت سے دیکھ رہے تھے اور اس سلسلے میں آپ کو امت مسلمہ کی گمراہی کا بہت زیادہ اندیشہ تھا' فرماتے تھے۔

''چھ ماہ مسلسل سوچ و بچار اور دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے انشراح صدر فرمایا اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے علمائے حق کو منتخب فرما کر بشارت عطا فرمائی کہ انشاء اللہ العزیز مسلمان اس فتنہ کا بھرپور مقابلہ کریں گے اور قربانیوں کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کی حفاظت فرمائیں گے۔''

اس فتنہ کی سرکوبی اور جہاد کی تیاری کے لئے حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے تمام علمائے کرام کا اجتماع بلایا اور نہایت دلسوزی کے ساتھ مسئلہ کی نزاکت اور فتنہ قادیانیت کے مضر اثرات اور جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سنت پیش فرما کر جہاد کے آغاز کا اعلان فرمایا اور ساتھ ہی یہ بشارت بھی عطا فرمائی کہ:

''جو بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جہاد کرے گا اسے قیامت کے دن خاتم الانبیاء' آقائے نامدار رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔''

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو جہاد ختم نبوت کے لئے امیر منتخب کیا اور امیر شریعت کا حضرت کشمیریؒ نے استاذ اور شیخ ہونے کے باوجود خود بھی امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تمام علمائے کرام کو حکم دیا کہ وہ امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کریں' یوں قافلہ امیر شریعت عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی سرکوبی کے لئے رواں دواں ہو گیا۔ بقول تحفہ قادیانیت کے مؤلف شہید ختم نبوت حضرت محمد یوسف لدھیانویؒ:

''جو فرد بھی قافلہ امیر شریعت میں شامل ہوا اس کو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نسبت حاصل ہوگئی جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاصل تھی۔''

بقول قائد اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ:

''جو شخص قائد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے قافلے میں شامل ہو کر عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام کرے گا اور قادیانیت کی سرکوبی کے لئے دن رات کوشاں ہوگا اس کو خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصی نسبت اور تعلق حاصل ہوگا۔''

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پر اس وقت حضرت کشمیریؒ نے کیا نظر تصرف و توجہ فرمائی تھی اور علمائے ربانیین کے بیعت میں کیا خاص تصرف تھا کہ بیعت لیتے ہی آپ کی زندگی بدل گئی۔ اب آپ کا سونا' جاگنا' چلنا' پھرنا' بولنا اور خاموش رہنا غرض زندگی کا ایک ایک لمحہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے لئے وقف ہو گیا' خطابت کی سحر انگیزی تو قدرت کی طرف سے آپ کے لئے عطیہ خاص تھی' حضرت کشمیریؒ نے اس کا رخ عقیدۂ ختم نبوت کی طرف ایسا پھیرا کہ سیاسی جلسہ ہو یا غیر سیاسی کوئی اجتماع ہو امیر شریعتؒ کی آواز اب عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف ہو گئی تھی۔ جب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے بیان کرتے تو فضا میں عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی' ہر چیز ساکن محسوس ہوتی' ایسا معلوم ہوتا کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا دور واپس آ گیا' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے حضرت کشمیریؒ اور علمائے حق کے بارے میں کہا تھا:

''صحابہ کرامؓ کے قافلے کا ایک حصہ قافلے سے بچھڑ گیا تھا' حضرت انور شاہ کشمیریؒ اور علمائے حق دیوبند کی شکل میں اس صدی میں نمودار ہو گیا۔''

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کشمیریؒ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ میں اسی قافلے کے سالار کی جھلک ملاحظہ کر لی تھی' اس لئے ان کو امیر شریعت کا خطاب دے کر نسبت صدیقی سے سرفراز فرمایا واقعی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ صحابہ

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین والے قافلے کے ایک فرد کی ہی صفات کے حامل تھے! اور امیر شریعت کا خطاب ان کے لئے ہی زیبا تھا اور انہی پر جچتا تھا۔ حضرت امیر شریعتؒ جب مجلس انور سے اٹھے تو پھر موت ہی نے ان کو سکون پہنچایا' خود فرماتے تھے:

"بخاری تیری نصف زندگی جیل میں اور نصف زندگی ریل میں گزر گئی' برصغیر کا ایک ایک گاؤں آج امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا مرہون منت ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کی آواز آپ نے مسلمانوں کے کانوں تک پہنچائی' ایک ارب بیس کروڑ مسلمان آج عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امیر شریعت کے احسان مند ہیں۔"

قادیان: مرکز قادیانیت' فوج کے حفاظتی اقدامات جھوٹے نبی کا گڑھ' انگریز حکومت مکمل سرپرست' امیر شریعت اعلان کرتے ہیں' سچی نبوت کا پیغام مرکز قادیان میں بلند ہوگا' ایک ساتھی تیار کیا' دفتر قائم کیا۔ دفتر توڑ پھوڑ دیا' آدمی کو وحشت و بربریت کا نشانہ بنایا گیا۔ امیر شریعتؒ نے فرمایا کوئی فکر کی بات نہیں' جلسہ کا اعلان ہوا کوئی مسلمان نہیں' جلسہ میں آنے والا کوئی نہیں' امیر شریعتؒ نے فرمایا: "میں خود ہی سامع ہوں اور میں خود ہی مقرر"۔ ختم نبوت کی آواز جھوٹے نبی کے پیروکاروں کے کانوں میں ڈالیں گے' گم کردہ راہ لوگوں کو حق کی آواز سنائیں گے' طائف کی سنت تازہ ہوگی' دشمن مکمل طور پر تیار' انگریز آقا حکومت کی فوج' سپاہی گھڑ سوار امیر شریعتؒ کو روندنے کے لئے تیار' اللہ کا شیر گرجتا ہوا قادیان پہنچتا ہے' امن وامان کی آڑ میں قادیان میں جلسے کی اجازت نہیں ملی' امیر شریعتؒ قادیان کے باہر گاؤں کے مسلمانوں کو آواز دیتے ہیں:

"اے جاں نثاران ختم نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی آواز سنو! خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہے۔"

حضرت شاہ صاحب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے گاؤں کا گاؤں امنڈ آیا اور امیر شریعتؒ نے رات بھر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم اور عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے چودھویں صدی کے مسیلمہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل وفریب سے آگاہ کیا اور ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا اور کذاب ہے اور اس کے ماننے والے حضور ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی نہیں' بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ انگریزی قانون حرکت میں آتا ہے' امیر شریعتؒ کو گرفتار کرلیا' مقدمہ چلا' امیر شریعت کی طرف سے حق ثابت ہوجانے کے باوجود سزا دی گئی' لیکن امیر شریعت اور قافلہ امیر شریعت کو یہ سزائیں اپنے مشن اور جہاد سے کہاں روک سکتی تھیں؟ جہاد جاری رہا' امیر شریعتؒ نے عقیدۂ ختم نبوت کی آواز ہر اس جگہ پہنچائی جہاں مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کی آواز پہنچانے کی کوشش کی' دن بھر سفر اور رات بھر تقریریں' مولانا محمد علی جالندھریؒ فرماتے ہیں:

"ایک گاؤں کے مسلمان آئے اور کہا کہ ہمارا پورا کا پورا گاؤں قادیانی ہے' ہماری ایک مسجد ہے' جس کے چاروں طرف قادیانیوں کے گھر ہیں' ہم اس مسجد میں عقیدۂ ختم نبوت کی بات نہیں کرسکتے' ہم چاہتے ہیں کہ آپ تشریف لائیں اور اس سلسلہ میں ان لوگوں کو آگاہ کریں۔"

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ تشریف لے جاتے ہیں جلسہ کا اعلان ہوجاتا ہے تقریر شروع ہونے لگی تو علاقہ کا ایس ایچ او مولانا کی خدمت میں آتا ہے اور عرض کرتا ہے مسجد کے چاروں طرف قادیانی جماعت کے مسلح غنڈے مورچہ بند ہو کر بیٹھے ہیں کہ جہاں مولوی تقریر کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کچھ بات کرے گا' حملہ کرکے اس کو وہیں ختم کردیں گے۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ نے کہا:

"تم علاقہ میں امن وامان کے ذمہ دار ہو' تم مسلمانوں کی حفاظت کرو' میں غیر آئینی بات کروں تو اس کا ازالہ کرو' اس نے معذرت کرتے ہوئے کہا میرے پاس نفری بہت کم ہے اور پورا گاؤں اور علاقہ قادیانیوں کا ہے۔ میں اپنی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔ امیر شریعتؒ کے رفیق خاص نے ایک لمحہ کے لئے اپنے رب سے مشورہ فرمایا اور تھانیدار سے کہا: ٹھیک ہے تم نے اپنا فرض ادا کردیا میں اپنی ذمہ داری پر تقریر کروں گا' اور پھر فرمایا: میں یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں بیان کرنے آیا ہوں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہے' میں ہمیشہ گھر سے وصیت کرکے چلتا ہوں' میری خوش قسمتی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مسئلہ کو بیان فرماتے ہوئے شہادت عطا فرمائے' میں نے مسئلہ بیان کرنا ہے جو چاہے محمد علی کو ختم کردے۔ موت ہمارا مقصد ہے۔"

کئی گھنٹے تقریر فرمائی اللہ تعالیٰ نے قادیانیوں کے دل میں خوف ڈال دیا اور مسلمانوں کو سرخرو کیا۔

(جاری ہے)

نیا شکار پُرانے شکاری

۱۷/اگست ۲۰۰۹ء دو بجے رات مولانا علی شیر حیدری شہید کردیے گئے۔ حق تعالیٰ شانہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

بلوچوں کی ایک قسم چانڈیہ ہے، اس کی ایک شاخ جھانوری کے معروف فرد جناب اللہ وارث کے گھر ۱۹۶۴ء میں ایک بچہ پیدا ہوا، جس کا انہوں نے علی شیر نام رکھا، جو بعد میں مولانا علی شیر حیدری کے نام سے دنیا میں جانے پہچانے گئے۔

مولانا علی شیر حیدری نے مختلف اساتذہ کے پاس دینی تعلیم حاصل کی اور کل پانچ ساڑھے پانچ سال کے عرصہ میں دورۂ حدیث شریف تک کی تعلیم مکمل کرکے فارغ التحصیل عالم دین بن گئے۔

آپ کے معروف اساتذہ میں مولانا علی محمد حقانی لاڑکانہ، مولانا غلام محمد میمن کلاب ضلع خیر پور، مولانا عبدالهادی استاذ الحدیث دارالہدیٰ ٹھیڑی و جامعہ اشرفیہ سکھر، حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب شیخ الحدیث دارالہدیٰ ٹھیڑی شامل ہیں۔ اسی جامعہ سے مولانا نے دورۂ حدیث شریف کی سند حاصل کی۔ عام طلبا دس بارہ سال میں جو علوم حاصل کرتے ہیں وہ آپ نے ساڑھے پانچ سال میں حاصل کرلئے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قدرت نے آپ کو کتنا ذہین بنایا تھا۔

قد متوسط، خندہ رو، انتہائی وجیہہ، رنگ گورا، جسامت کیم وشحیم، سر چوڑا اور موٹا (موٹے سر، سرداراں دے) ان پر خوبصورت گھنے بال، کانوں کی لو تک، سر پر ہمیشہ سیاہ رنگ کی پگڑی، دور کی نظر کا چشمہ، چشم آہو پر سجائے، چال ڈھال میں بول چال میں عالمانہ وقار، یہ تھے حضرت مولانا علی شیر حیدری، عاش سعیداً و مات سعیداً، بیس پچیس سال قبل فقیر راقم نے خیر پور ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے موقع پر پہلی بار آپ کی زیارت کا شرف حاصل کیا، جب آپ کی داڑھی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔ مولانا مرحوم

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مہمان نوازی کا فرض نبھاتے ہوئے۔ ملاقات کے لئے قیام گاہ پر تشریف لائے، جلسہ کے شروع میں ایک ساتھ اسٹیج پر تشریف لے گئے، تھوڑی دیر بعد واپس تشریف لے گئے۔ مولانا حق نوازؒ کی شہادت کے بعد مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ، مولانا علی شیر حیدریؒ کی دعوت پر خیر پور تشریف لائے۔ آپ کو اپنی جماعت میں شمولیت کی دعوت دی، قبول کرنے پر صوبہ سندھ کی امارت ان کے سپرد کردی گئی۔ یہ ۱۹۹۰ء کے لگ بھگ کی بات ہوگی۔ مولانا نے گوجرانوالہ میں مختصر عرصۂ اسیری میں قرآن مجید حفظ کیا۔ مولانا علی شیر حیدری ایک متبحر عالم دین تھے۔ قدرت نے انہیں نکتہ رسا ذہن نصیب کیا تھا، ادنیٰ سی مناسبت سے استدلال کرنا ان پر ختم تھا۔ بلا کے خطیب تھے، ان کا بیان علمی معلومات کا بھرپور مرقع ہوتا تھا، بات کرنے اور سمجھانے کا ان کو ڈھنگ آتا تھا، ان کی گفتگو میں چاشنی ہوتی تھی اور سامعین کو ساتھ لے کر چلتے تھے، ان کی بات دل سے نکلتی تھی، دل پر اثر کرتی تھی۔

مولانا سے اختلاف رائے کیا جاسکتا ہے لیکن آپ کی محنت اور اپنے کاز سے لگاؤ وہ ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ مولانا اس وقت اپنے میدان کے میر کارواں تھے، مولانا حیدریؒ جس موضوع پر بولتے تھے، دلائل کے موتیوں کے خزانہ کا منہ کھول دیتے تھے، ان کی آواز میں رعب تھا، کڑک تھی، رہی گفتگو میں روانی تو وہ بجلی کی رو کیا کم ہوگی، مولانا کی بارہا مختلف مواقع پر زیارتوں کا شرف حاصل رہا، ایک بار جھنگ میں ان کی جماعت کی میٹنگ تھی، اس موقع پر چناب نگر میں ختم نبوت کانفرنس تھی، جھنگ میں ان کے جماعتی رفقاء نے عرض کیا کہ ختم نبوت کانفرنس میں جماعت کی نمائندگی آپ کردیں، مان گئے، ہمیں اطلاع تک نہ تھی، ان کے کارکنوں کا اپنی قیادت سے رابطہ کا مضبوط نیٹ ورک ہے، اپنی قیادت کے آنے پر تمام ضابطوں سے بالا طاق ہوکر، جلسہ والوں کی مجبوری کو درخور اعتناء نہ سمجھنا، خوب زوردار اچھل کود کے ساتھ فلک شگاف نعروں سے قیادت کا استقبال ان کارکنوں کا ٹریڈ مارک ہے، لیجئے صاحب! ایک طوفانی و ہیجانی کیفیت میں ان کی آمد پر کانفرنس کا جاری اجلاس بھی افراتفری کا شکار، معلوم کیا کہ کیا ہوا؟ پتہ چلا مولانا حیدریؒ، مولانا فاروقیؒ تشریف لائے ہیں۔ اجلاس بحال کیا، ملنے کے لئے مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے کمرہ نمبر ۴ میں گئے، دروازوں پر کارکنوں کی دھکم پیل، ہر کارکن اپنی قیادت کے سامنے پرخلوص حاضری لگوانے، شرف زیارت حاصل کرنے کا متمنی، ان کی جانے بلا کہ کون آرہا ہے؟ کون ملنا چاہتا ہے؟ قیادت سے محبت ہو تو ایسی

والہانہ، قلبی اور پُرخلوص، خیر کسی ساتھی نے پہچان لیا کہ میاں ان کے ملنے کا بھی حق تسلیم کرلو، تب اندر جانے کی اجازت ملی۔ قائدین سے پُرخلوص معانقے ہوئے، انہوں نے ہمارے چہروں سے حیرت کو بھانپ لیا اور فرمایا: جھنگ میٹنگ تھی، ساتھیوں نے کہا، چلا آیا، ہماری حیرت دوز ہوئی، اب قلبی وساوس پھانک کی طرح اگنے ہوئے کہ مولانا دوسرے محاذ کے جرنیل، ہمارا اسٹیج اور اس کی نزاکت، موضوع کی پابندی؟ مولانا خوب ذہین آدمی تھے، فوراً تاڑ گئے اور مسکرا کر فرمایا کہ اطمینان خاطر رہے کہ موضوع سے ایک ذرہ ادھر ادھر نہ ہوں گا، پریشانی کافور ہوگئی، اطمینان کا سانس لیا، اسٹیج پر واپس جاکر مقررین کے بیان کے تسلسل کو جاری رکھا، مولانا اپنے گرامی قدر رفقاء سمیت کھانے اور نماز کے عمل سے فارغ ہوئے، کارکنوں کو نعرہ بازی سے منع کرکے اطمینان کے ساتھ اسٹیج پر تشریف لائے، سب کے چہرے مسکرا اٹھے، حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کو دوزانو ہوکر ملے، آپ نے بھی ان کو سینہ سے لگایا، خوب یاد ہے کہ اس اجلاس میں آخری سے پہلا بیان آپ کا ہوا، آخری بیان علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کا ہوا۔

مولانا حیدریؒ نے ختم نبوت فی الاحادیث پر بیان کیا، ایسا عمدہ پیرایہ میں بیان ہوا کہ سب پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی، خوب تفصیلی بیان ہوا، پہلی بار دلچسپی سے اول تا آخر لفظاً لفظاً مولانا کے بیان کو سنا روایتاً نہیں، واقعتاً خوب استفادہ کیا۔

مولانا حیدری ہر سال برطانیہ تشریف لے جاتے اسی موقع پر ہی ختم نبوت کانفرنس برطانیہ منعقد ہوتی۔ ہماری حفاظتی تدابیر اور اسٹیج کی سابقہ روایات کو برقرار رکھنے کی مجبوریوں سے وہ کماحقہ باخبر تھے، جب بھی ملتے خندہ روئی سے کبھی اشارہ وکنایہ سے شکوہ و شکایت کو قریب نہ پھٹکنے دیا، بہت سارے پروگراموں میں یکجائی بھی ہوجاتی، مثلاً گلاسگو ختم نبوت کانفرنس میں انجمن اتحاد المسلمین کی دعوت پر سینٹرل مسجد تشریف لائے، ایک ہی نشست میں مولانا مرحوم اور فقیر راقم کا بیان تھا، آپ پہلے نمبر پر فقیر دوسرے نمبر پر، آپ کا بیان ہوا، پڑھا لکھا سنجیدہ طبقہ، آپ کی علمی گفتگو نے جادو کا کام کیا۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے بروقت اور صحیح فرمایا کہ مولانا حیدری صاحب کے اس عالمانہ بیان کے بعد آج آپ کا بیان نہیں بلکہ امتحان ہوگا، اعلان ہوا، ہانپتا کانپتا اسٹیج پر گیا، مولانا حیدریؒ سے معانقہ ہوا، میں نے گزارش کی کہ آپ تشریف لے جائیں، آپ نے فرمایا نہیں! میں نے آپ کا بیان سننا ہے، لاکھ کہا لیکن وہ مصر رہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام لیں، اللہ رب العزت مدد فرمائیں گے، شروع کریں، یہ فرما کر سامنے آلتی پالتی مار کر یا دھونی مار کر براجمان ہوگئے، فقیر نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو کی، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پاس مارک دلوادیے۔ مولانا کی دریادلی ملاحظہ ہو کہ اختتام پر اتنے بلند وبالا الفاظ فرمائے کہ فقیر دوبارہ جوان ہوگیا، غرض آپ سے بہت ہی احترام کا تعلق تھا۔

آپ کے والد گرامی کی شہادت کے موقع پر تعزیت کے لئے حاضر ہوا، مولانا گھنٹوں انتظار فرماتے رہے کہ ٹرین لیٹ ہوگئی، آپ نے جلسہ پر جاتا تھا، لیکن اپنے عملہ کو ہدایات دے کر گئے، حاضر ہوا ان کا اپنا دفتر کھلا ہوا تھا، ساتھیوں نے سر آنکھوں پر بٹھایا، مدرسہ کی تب پرانی عمارت تھی چند کمرے بنے تھے، ایک بار پیغام بھجوایا کہ قادیانیوں کی اصل کتب کا سیٹ درکار ہے، فقیر نے جواباً عرض کیا کہ برطانیہ سے آسانی سے مل جائے گا۔

ایک بار حکم ہوا کہ احتساب قادیانیت کا مکمل سیٹ (اس وقت ۲۸ جلدوں طبع ہوئی تھیں) وہ بھجوائیں تو بہت ہی ممنون ہوئے، اہل علم کے لئے کتاب سے بڑھ کر کیا بڑا ہدیہ ہوسکتا ہے؟

گزشتہ سال حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ کچھ دنوں کے لئے تقابل ادیان کورس خیرپور میں شرکت کریں، انہیں دنوں اسی عنوان پر مجلس کے زیراہتمام کورس چناب نگر ہوتا ہے، فقیر نے پیغام بھجوایا کہ بہت پھنسا ہوا ہوں، دوسرے ساتھی کو بھجوادیتا ہوں، فرمایا میرا مطالبہ اصالتاً کا تھا نیابتاً کا نہیں، اب کے بار پھر چناب نگر سے فارغ ہوئے تو شہادت کی خبر ملی۔ خبر سنتے ہی جو دل کی کیفیت ہوئی پہلی بار احساس ہوا کہ مولانا کی ذات گرامی سے مجھے کتنی محبت تھی؟ کئی روز تک یہ کیفیت رہی کہ جب ان کی جدائی کا صدمہ یاد آتا تو سب کچھ بھول کر اس صدمہ میں دل کھو جاتا، وہ اس وقت بلا

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

یادرکھئے اولڈ

ستارا جیولرز

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

شرکت غیرے محاذ مناظرہ کے شاہ نشین تھے، ہمارے مخدوم سرمایۂ اہل سنت حضرت تونسوی مدظلہ برکت العصر ہیں بڑھاپے نے جوانی کی تمام جولانیوں پر قبضہ جمانے کی ٹھان لی ہے۔ آپ کے صاحبزادہ مولانا عبدالغفار تونسوی بلاشبہ اس محاذ کے بہادر شاہ سوار صاحب علم وعمل لیکن ان کا حلقہ بہت مخصوص، چاروں صوبوں میں ملک گیر بلکہ عالم گیر تعارف کے حامل اور مناظر کی تمام تر صلاحیتوں کے حامل مولانا علی شیر حیدری ہی تھے۔ اللہ رب العزت کی ذات کریم تلافی مافات ضرور فرمائے گی۔ آج کل مولانا مرحوم اپنے قائم کردہ جامعہ میں شیخ الحدیث تھے۔ تعزیت کے لئے مولانا کے ادارہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے وفد کے ہمراہ حاضری ہوئی، کہاں وہ پرانا مدرسہ، کہاں اب نیا جامعہ، کوہ قامت عمارت، زیر تعمیر کشادہ مسجد کی بنیادیں، سب کچھ تھا لیکن اداسی چھائی ہوئی تھی، بجھے اور دکھے دل سے مولانا مرحوم کے برادر صغیر مولانا ثناء اللہ حیدری سے ملاقات ہوئی۔ تعزیت مسنونہ عرض کی وہ مولانا کی آرزوؤں کا مرکز ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ادارہ، ان کی جماعت، ان کے ورثاء سب کی حفاظت فرمائیں۔ جناب ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں سے بھی تعزیت عرض کی، وہ بھی دل گرفتہ، کبر شکستہ تھے، ڈاکٹر صاحب نے مولانا مرحوم سے آخری اپنی ملاقات کی دلربا معلومات بہم پہنچائیں، لیکن چشم پرنم سے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت باکرامت رکھیں، وہ خود ہی بیان فرمائیں گے۔

مولانا حیدری مرحوم نے شاہی مسجد لاہور کی ختم نبوت کانفرنس کو انٹرنیٹ پر سنا اور مبارکبادی کا پیغام مولانا محمد فیاض مدنی کی معرفت بھجوایا، ایک کارکن نے نعرہ بازی کی کوشش کی فقیر نے روکا، اس پر پیغام میں فرمایا: ”میں ہوتا تو اس کی پٹائی کرتا“ فرمایا کہ اوقاف کی مسجد، ختم نبوت کی کانفرنس اور حساس حالات ان میں دوسری نعرہ بازی کوئی عقلمندی کی بات نہ تھی، ہر قائد اپنے کارکن کی صفائی دیتا ہے، گفتگو ہوتی تو مولانا کو بھی اپنے کارکن کی صفائی دینی چاہئے تھی لیکن کمال دیانت اور کمال معاملہ فہمی کہ یہ پیغام بھیج کر مجھ مسکین کے بے ڈھبے پن پر پردہ ڈال دیا، وہ بڑے آدمی تھے، ان کی باتیں بھی بڑی تھیں، ان کا سانحہ بھی بڑا بلکہ بہت بڑا ہوا، پیر جوگوٹھ کے قریب کسی دیہات میں جلسہ کر کے آ رہے تھے، پہلے سے گھات لگائے دشمن نے فائر کھول دیا، اتنے وہ ماہر نشانہ باز کہ صرف ڈرائیور مرحوم اور مولانا مرحوم کو ٹارگٹ بنایا، اردگرد بیٹھے ساتھی، گن مین سب محفوظ رہے، یہ سب تو واقعات ہیں لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت کی طرف سے وقت موعود آ گیا، وہ سب کو روتا چھوڑ کر چل دیئے، جو پلاٹ تنازعہ کا اولاً باعث بنا، اس میں پہلے والد مرحوم کا اور اب ان کے پہلو میں مولانا اور ان کے رفیق سفر امتیاز پھلپھوٹو کے مزارات بنے۔ حق تعالیٰ ان کے مزید درجات بلند فرمائے۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی سے فقیر نے تجویز عرض کی تھی کہ تصفیہ طلب امور میں مولانا حیدری صاحب مدظلہ کو فیصل مان لیا جائے۔ راقم کی یہ تجویز ادھوری رہ گئی، اللہ اکبر! کتنے اللہ کے بندوں کی مولانا مرحوم کی جدائی سے آرزوؤں و تمناؤں کا خون ہوا ہوگا، اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امراً۔

۱۴۲۹ھ کے حج پر حضرت مولانا حیدریؒ سے ملاقات رہی، حرم کعبہ کے تہہ خانہ میں جاتے جاتے نظر پڑی ایک صاحب بڑے انہماک سے تلاوت میں مصروف ابھی حج میں کچھ ایام باقی تھے۔ کالی پگڑی، پٹے، ڈیل ڈول سے اندازہ ہوا کہ حضرت حیدری صاحب لگتے ہیں، قریب گیا، مولانا کی بھی نظر پڑ گئی پھر جو محبتوں سے ایک دوسرے کو ملے تو گویا دل کی بے قراری کو قرار آ گیا، ایک دوسرے سے دعاؤں کا تقاضا، معانقہ، رخصتی، پھر تو اندازہ ہو گیا کہ مولانا کے بیٹھنے کی جگہ یہ ہے ہر دوسرے، تیسرے روز ملاقات ہو جاتی، مداحوں میں گھرے ہوتے تو دور سے صاحب سلامت اکیلے ہوتے تو گلے مل لیتے۔ مدینہ منورہ میں بھی ملاقاتیں رہیں۔ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری سے بھی مدینہ طیبہ میں آپ کی ملاقات ہوئی، ایک دن حرم نبوی میں کافی ملکوں کے علماء ایک ساتھ بیٹھے ہوئے، مجلس کا رنگ جما ہوا، سب کی نظریں گنبد خضراء پر ایک صاحب کوئی بات کرتے تو باقی نظریں گنبد خضراء، زبان پر درود شریف، کان متکلم کی طرف مولانا کا ادھر سے گزر ہوا دیکھ لیا تو تشریف لائے، علماء سے فقیر نے تعارف کرایا، گویا سب کو گوہر مقصود مل گیا اور مجلس کا رنگ چوکھا ہو گیا۔ لیجئے صاحب اب انشاء اللہ روز جزاء صاحب ختم نبوت کے لوائے حمد کے نیچے ملاقات ہوگی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ اس پر بس کرتا ہوں۔ ☆☆......☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

حضرت مولانا غلام فریدؒ کا وصال

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

۳/اگست ۲۰۰۹ء سوموار رات ۹ بجے دریا خان میں مولانا غلام فرید صاحب انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دریا خان دریائے سندھ کے ایک کنارے پر ڈیرہ اسماعیل خان دوسرے پر واقع ہیں۔ دریا خان پہلے میانوالی ضلع کا حصہ تھا، اب بھکر کے حصہ میں ہے۔ دریا خان کے قریب ایک دیہات کا نام دریا حسن شاہ ہے، وہاں پر ایک پرانی طرز کے حافظ مہر علی صاحب تھے۔ اللہ رب العزت کا ان پر ایسا کرم تھا کہ اس دور افتادہ ریتلے گاؤں میں بیٹھ کر انہوں نے سینکڑوں بچوں کو قرآن مجید کا حافظ بنایا۔ جو آج بھی آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ ۱۹۳۹ء میں آپ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا، جس کا آپ نے غلام فرید نام رکھا، جو بعد میں حضرت مولانا غلام فرید صاحب کے نام سے معروف ہوئے۔ مولانا غلام فرید نے ابتدائی تعلیم مدرسہ نعمانیہ صالحہ ڈیرہ اسماعیل خان میں حاصل کی، پھر کبیر والا ضلع خانیوال کے گاؤں خزلہ میں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا منظور الحق صاحب کے پاس مزید فنون کی تعلیم حاصل کی، پھر کراچی کی مشہور علمی درسگاہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور فقیہ وقت حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحبؒ سے دورہ حدیث شریف کی تعلیم حاصل کی۔

۱۹۶۵ء میں آپ نے فراغت حاصل کی، اپنے والد گرامی حافظ مہر علی اور اپنے استاذ حضرت مولانا علاؤالدین صاحب کے مشورہ پر دریا خان کی جامع مسجد گلزار میں خطیب مقرر ہوگئے، اس کے ملحقہ کمروں میں دینی تعلیم کا آغاز کیا، امامت، خطابت، درس قرآن، تدریس، لوگوں کی دینی مسائل میں راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینے لگے۔ جامع مسجد گلزار اوقاف کے کنٹرول میں آئی تو پھر بھی آپ وابستہ رہے۔ نمازیان، علاقہ بھر کے عوام میں تو احترام تھا ہی اب محکمہ اوقاف کے افسران بھی آپ کی امانت، دیانت، تبحر علمی کے سامنے سرنگوں ہونے لگے۔ اوقاف میں مدت ملازمت پوری ہوئی، آپ نے ریلوے لائن کے دوسرے کنارے محلہ رام چند میں جگہ خرید کی، دارالعلوم فاروقیہ اور مسجد کی بنیاد رکھی، محلہ کا نام بھی رام چند سے محلہ فاروق اعظم ہوگیا، اس علاقہ کے بھاگ جاگ اٹھے، علاقہ بھر سے کشاں کشاں طالب علموں کی فوج در فوج شریک درس ہونے لگی، آپ نے بھی درجہ بدرجہ مدرسہ کو موقوف علیہ تک پہنچا دیا۔

مولانا اصولی و بنیادی طور پر مدرس تھے۔ تدریس میں افہام وتفہیم کا قدرت نے آپ کو ملکہ دیا تھا، خطابت میں ہمیشہ عوام، مسلمانوں کی خیرخواہی مدنظر رہی، آپ بہت ہی معتدل مزاج عالم دین تھے، درمیانہ ابھرتا ہوا قد، گندم گوں رنگ، کھلا چہرہ، خوبصورت داڑھی، دانتوں میں ہلکا سا خوبصورت درمیان میں وقفہ تھا، جس نے خوبصورتی میں اور اضافہ کردیا، سر پر ہمیشہ کپڑے کی ٹوپی رکھتے۔ خوبصورت خمار لمبے بال بہت اچھے لگتے تھے، گفتگو دھیمی کرتے، جو بات کرتے سچ کی کرتے، مزاج میں نرمی اور موقف میں پختگی تھی، سیاسیات میں ہمیشہ جمعیت علماء اسلام سے وابستہ رہے، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ سے گہرے مراسم تھے۔

بیعت کا تعلق حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سے تھا، وفات سے ایک روز قبل یکم اگست کو حضرت قبلہ سے خانقاہ سراجیہ میں ملاقات کرکے آئے، مبالغہ نہ ہوگا کہ ہر ماہ بغیر ناغہ کے حضرت قبلہ سے ملنے کے لئے ضرور تشریف لے جایا کرتے تھے، بھکر کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد عبداللہ دامت برکاتہم سے محبت واحترام کا رشتہ تھا۔

درمیان میں کچھ عرصہ اپنے مادر علمی مدرسہ نعمانیہ صالحہ ڈیرہ اسماعیل خان میں اپنے استاذ محترم یادگار اسلاف حضرت مولانا علاؤالدین مدظلہ کے حکم پر ترمذی شریف کا بھی سبق پڑھاتے رہے، قدرت نے آپ کو علم نافع عطا فرمایا تھا۔ فقیر راقم کی آپ سے ملاقات ۱۹۶۸ء میں ہوئی، جب مجلس کا مبلغ بنا اور پہلا تبلیغی سفر ضلع میانوالی کا ہوا، کوٹ ادو سے چکڑالہ تک جن حضرات سے ملاقاتیں ہوئیں۔ خصوصیت سے کلور کوٹ کے بزرگ راہنما حضرت حافظ سراج دین اور حضرت مولانا غلام فرید سے تو گویا نیاز مندی کا رشتہ قائم ہوگیا۔ پہلے حافظ صاحب راہی ملک عدم ہوئے۔ اب حضرت مولانا غلام فرید بھی چل بسے۔ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ آپ کے ایک صاحبزادے عالم دین اور دارالعلوم فاروق اعظم میں آپ کے جانشین اور دوسرے قاری صاحب جو حفظ کی کلاس کو پڑھاتے ہیں۔ ۳/اگست کو عشاء کے قریب دل کی تکلیف ہوئی، منٹوں، سیکنڈوں میں ایک جہان سے دوسرے جہان کا سفر کرڈالا۔ آپ کے ساتھ بہت ساری یادداشتیں وابستہ تھیں، صحیح معنی میں عالم ربانی تھے۔ حق تعالیٰ شانہ بال بال مغفرت فرمائیں اور درجات عالیہ نصیب ہوں، اگلے روز بہت بڑا جنازہ ہوا، ۸۰ فیصد علماء کرام حاضرین میں شامل تھے۔ ”قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری“ آپ کے استاذ محترم حضرت مولانا علاؤالدین نے جنازہ کی امامت فرمائی، ریلوے لائن دریا خان کے قریب عیدگاہ قبرستان سے روز جزا اٹھیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے ادارہ و ورثاء کے حامی وناصر ہوں۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم۔

رمضان المبارک رحمتوں کی موسلا دھار بارش

مفتی عبدالقیوم دین پوری

الحمدلحضرۃ الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الرسالۃ وعلی الہ واصحابہ الذین اوفوا عہدہ۔ اما بعد!

ماہ رمضان اپنی لاانتہائی برکتوں' بے پناہ رحمتوں' لامحدود انعامات اور امتیازی خصوصیات کو سمیٹے ہوئے امت مسلمہ پر سایہ فگن ہے' لعین سرکش شیطان قید کردیئے گئے' اعمال کا اجروثواب بڑھادیا گیا' جنت کو صالحین کے لئے مزین کردیا گیا' ہزار مہینوں سے افضل رات بھی دے دی گئی' پہلے عشرہ کو ذات ذوالمنن کے بحر رحمت کی جولانیوں کا مظہر قرار دے دیا گیا' دوسرے عشرے کو مغفرت و بخشش اور گناہوں کی معافی کے پروانے جاری کرنے کے لئے منتخب کرلیا گیا' آخر تو آخر ہے' جہنم سے آزادی اور چھٹکارے کے لئے احسان الٰہی' رحمت خداوندی بہانوں کی تلاش میں گم ہوگئی کیونکہ وہ تو تھوڑی سی توجہ اور رجوع الی اللہ سے موسلادھار برستی ہے۔

کس قدر سعادت مندی ہے کہ ماہ رمضان کی ان ساعتوں کو قیمتی اور غنیمت جان کر ان سے پورے طور پر نفع اٹھایا جائے کیونکہ:

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

روزہ کا مفہوم وفلسفہ:

روزہ ارکان اسلام میں سے تیسرا اہم رکن اور عمود ہے۔ عربی میں اس کو "صوم" سے تعبیر کیا جاتا ہے' جس کے لفظی معنی "روکنے اور چپ رہنے" کے ہیں۔ بعض مواضع میں صوم کو صبر بھی کہا گیا ہے اور صبر کا معنی ضبط نفس' ثابت قدمی اور استقلال ہے' ان معانی لغویہ سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ دین اسلام کی اصطلاح میں روزہ کا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ ہوائے نفسانی' خواہش جنسی سے اپنے آپ کو روکنا اور حرص وہوس کے پھسلا دینے والے مواقع میں ثابت قدم رہنے کا نام "صوم" ہے۔ عام طور پر نفسانی خواہشات کا مظہر تین چیزیں ہیں: کھانا' پینا اور مرد وعورت کے جنسی تعلقات۔ ان اشیأ ثلاثہ سے ایک مدت متعینہ تک رکے رہنے کا نام اصطلاح فقہ وشرع میں صوم ہے لیکن ان ظاہری خواہشات کھانے پینے وغیرہ سے رکے رہنے کا نام ہی روزہ نہیں بلکہ باطنی خواہشات اور برائیوں سے دل ودماغ' اعضاء وجوارح کا محفوظ رکھنا بھی روزہ کے معنی ومفہوم میں داخل ہے' حق تعالیٰ شانہ کے خاص بندوں کے نزدیک روزہ کی حقیقت یہی ہے کہ ایام رمضان میں ظاہری خواہشات سے رکے رہنے کے ساتھ ساتھ باطنی برائیوں سے بھی اجتناب واحتراز کیا جائے۔

روزہ امراض روحانیہ کے لئے اللہ جل مجدہ کی طرف سے اکسیر اعظم ہے' چونکہ یہ ایک قسم کی دوا ہے اور دوا کو بقدر دوا ہی ہونا چاہئے' اگر پورا سال اس دوا میں صرف کردیا جاتا تو ایک غیر طبعی' غیر موزوں علاج ہوتا اور مسلمانوں کی جسمانی جدوجہد کا خاتمہ ہوجاتا' ان کی شگفتگی مزاج مٹ جاتی اور عمدگی طبع مضمحل ہوکر رہ جاتی' اور اگر ایک دو دن کا تنگ ومحدود زمانہ رکھا جاتا تو اتنی قلیل مدت میں وہ مقاصد حاصل نہ ہوتے جن کے لئے روزہ کی مشروعیت اور فرضیت ہوئی' چنانچہ ایک ماہ کی مدت عبادۃ صوم کی ادائیگی کے لئے تخصیص وتحدید کردی گئی' تاکہ افراد ملت بیک وقت اس فریضہ خداوندی کو ادا کرکے اسلام کے نظام وحدت کا مظاہرہ کریں' پھر اس کے لئے وہی زمانہ اور مہینہ مناسب ہوا جس میں قرآن حکیم کا نزول شروع ہوا۔

اسلامی عبادات واحکام کا قالب روح سے مزین ہے اور ان میں روحانیت خواب جلوہ گر ہے' ان سے جسمانی ریاضت مقصد نہیں' اگرچہ ضمناً وتبعاً حاصل ہوتی ہے' ورنہ تو نماز سے پہلے روزہ کی فرضیت ہوتی اس لئے کہ روزہ عرف عام میں فاقہ کشی کا نام ہے' غالباً اہل عرب کو معاشی واقتصادی بدحالی کی وجہ سے اکثر یہ سعادت نصیب ہوجاتی تھی' اہل عرب نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقاء سے تمدنی تعلقات منقطع کرلئے تھے تو اس حالت میں روزہ ہی ایک ایسا فریضہ تھا جو عرب کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے خصوصاً موزوں تھا۔ نیز یہ کہ نماز وحج کی طرح اس میں کسی قسم کی مزاحمت کا خدشہ بھی نہ تھا بلکہ یہ ایک خاموش طریقہ عبادت تھا' جسے آسانی سے بلا روک ٹوک جاری رکھا جاسکتا تھا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ روزہ کی مشروعیت بعد میں ہوئی کیونکہ دین اسلام میں عبادات کو امراض روحانی کا علاج قرار دیا گیا ہے' جن کا استعمال اسی وقت ہوگا جب امراض پیدا ہوجائیں یا پیدا ہونے کا اندیشہ ہو' یہ امراض قوی شہوانیہ کی شیفتگی' دنیاوی ریل پیل کی محبت اور لذات

حسیہ کے انہماک سے پیدا ہو سکتے تھے جبکہ مکہ مکرمہ میں یہ تمام تر سازوسامان مفقود تھا' سرور عالمﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے' کفار کے ظلم سے نجات ملی' فتوحات کا باب وسیع ہوا' اب وہ وقت آ گیا یا آنے والا تھا کہ دنیا اپنی اصلی صورت میں آ کر مسلمانوں کو اپنے جال میں گرفتار اور اپنے حسن کا پرستار کرے' اس مرض کے پیدا ہونے سے پیشتر احتیاط کی ضرورت تھی اور وہ روزہ کی فرضیت کی شکل میں ۲ھ کو پوری ہوئی۔

مذکورہ بالا کلام سے ان بے دانش دانشوروں کی کج فہمی کا ازالہ اور ناواقفیت کا دفعیہ بھی ہو گیا' جنہوں نے عبادات کے سلسلہ میں فلسفیانہ موشگافیاں کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کو اکثر فاقوں کی نوبت آئی تھی' اس لئے ان کو صبر کا خوگر بنایا گیا اور روزہ کو لازم کیا گیا جبکہ احکام دین اور اصول اسلام کے مطابق روزہ کا وجوب جس طرح فاقہ کشوں کے حق میں ہے' اسی طرح شکم سیروں کے حق میں بھی ہے۔

روزہ کے فضائل:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں بطور خاص دی گئیں ہیں جو دوسری امتوں کو نہیں ملی ہیں:

اول:...... یہ ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو (بدبو کے بجائے صرف بو احسن ہے) اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

دوم:...... یہ کہ ان کے لئے دریاؤں کی مچھلیاں تک دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں۔

سوم:...... یہ کہ جنت ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے بندے دنیا کی مشقتیں پھینک کر تیری طرف آئیں۔

چہارم:...... سرکش شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں' وہ رمضان میں ان برائیوں تک نہیں پہنچ سکتے' جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ جاتے ہیں۔

پنجم:...... رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (رواہ احمد)

حدیث میں ارشاد ہے:

”اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے' تو وہ اس بات کی تمنا کریں کہ سارا سال رمضان ہو جائے' جو شخص بلا کسی عذر شرعی کے ایک دن رمضان کا روزہ نہ رکھے غیر رمضان چاہے تمام عمر روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔“

(رواہ الترمذی فی کتاب الصوم)

جیسے ظاہری دشمن سے مدافعت کی جاتی ہے' بعینہ روزہ سے باطنی دشمن شیطان' ہوائے نفس سے دفاع کیا جاتا ہے۔ حضرت جبرئیل نے اس شخص پر بددعا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی کہ جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اپنی بخشش نہ کروائی' گناہوں کی معافی وتلافی نہ کروائی ہو' اگر رمضان کا خیر و برکت' بخشش و رحمت کا مہینہ بھی غفلت' تکاسل وتساہل اور گناہوں کی آلودگیوں میں گزر جائے تو ایسے شخص کی ہلاکت میں اور مستوجب وعید ہونے میں کیا تامل ہے؟ اس زمانہ میں جب اللہ کی رحمت بارش کی طرح موسلا دھار برستی ہے' کوئی شخص اپنی بداعمالیوں' سیاہ کاریوں کے سبب مغفرت سے محروم رہتا ہے اور توبہ وانابت الی اللہ نہیں کرتا تو اس کے لئے اور کون سا لمحہ سعادت ہوگا جو ذریعہ نجات ہو جائے گا۔ ان ایام میں رحمت خداوندی بار بار اپنی طرف دعوت دے رہی ہوتی ہے' ایسی حالت میں غفلت کا پردا تار کر کے توبہ کا دروازہ کھٹکھٹانا ہی خوش بختی ہے۔

روزہ اور اس کے آداب

اول:...... صوفیاو مشائخ نے روزہ کے بہت سے آداب ذکر کئے ہیں' اولاً یہ کہ نگاہ کی حفاظت کی جائے کہ کسی بے محل جگہ پر نظر نہ پڑے حتیٰ کہ اپنی بیوی کو بھی نظر شہوت سے نہ دیکھنا ہو' لہو ولعب' لغویات و خرافات اور ناجائز کاموں میں نہ پڑے' حاصل یہ کہ آنکھ کا ایسا استعمال جس سے شریعت نے روکا ہو نہ کرے۔

دوم:...... زبان کی حفاظت ہے' جھوٹ' بدگوئی' سب وشتم' غیبت' چغل خوری وغیرہ تمام چیزوں سے احتراز کرے' زبان سے جو گناہ صادر ہوتے ہیں بالکل بے لذت ہوتے ہیں مگر ان کے سبب جہنم میں ڈالا جائے گا اور اس پر گرفت ہوگی' حق یہ ہے کہ اگر بندہ زبان کی حفاظت کرے تو دین کے تمام اوامر ونواہی پر عمل ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے کہ تم مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دو' میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں' دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

”لوگوں کو ان کے منہ کے بل جہنم میں گرانے والی چیز زبان کی کھیتیاں ہیں۔“

اس لئے روزہ کی حالت میں خصوصاً حفاظت لسان کا اہتمام ہونا چاہئے۔

سوم:...... روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ کان کی حفاظت کرے' ہر مکروہ چیز جس کا کہنا اور زبان سے تلفظ کرنا ناجائز ہے اس کو سننا بھی حرام ہے' یہی وجہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

چہارم:...... باقی تمام اعضائے بدن کی حفاظت اور ان سے متعلق ناجائز افعال سے احتراز کرے' کیونکہ روزہ ایک دوا ہے اور دوا کے استعمال

میں پرہیز بھی بتائے جاتے ہیں تب ہی مرض سے مکمل نجات ملتی ہے اگر امور مذکورہ کی رعایت نہ کی جائے تو ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص مرض کا علاج کرتے ہوئے کچھ زہر بھی پی لیتا ہے اس کا انجام کس سے مخفی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بہت سے روزہ داروں کو روزہ کے ثمرات سے سوائے بھوکا رہنے کے اور بہت سے شب بیداروں کو سوائے جاگنے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔" (رواہ ابن ماجہ)

پنجم:...... کثرت استغفار کرنا اور ڈرتے رہنا کہ نہ معلوم یہ روزہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرف قبولیت پائے گا یا نہیں؟ کیا خبر کسی لغزش کا ارتکاب ہوگیا ہو؟ جس کی وجہ سے عبادت منہ پر ماردی جائے اور ہمیں اس کی طرف التفات بھی نہ ہو۔

ششم:...... افطار کے وقت حلال مال سے صرف بقدر کھانا اور شکم سیر ہوکر نہ کھانا ورنہ روزہ کا اصل مقصود فوت ہوجائے گا کیونکہ روزہ سے مطلوب تو قوت شہوانیہ طاقت بہیمیہ کا کم کرنا ہے اور جب تک یہ قوت کم نہ ہوگی ملکہ روحانیہ قوت ملکوتیہ حاصل نہ ہوگی۔

ہفتم:...... دل کا اللہ کے سوا کسی اور چیز کی طرف متوجہ نہ ہونے دینا کوشش کی جائے کہ اخلاص واختصاص کا کمال درجہ پیدا ہو۔

ہشتم:...... سحری کھانا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں یہ اہل کتاب اور ہمارے مابین فرق ہے کیونکہ وہ سحری نہیں کھاتے تھے۔ متعدد احادیث میں سحری کی ترغیب وارد ہے اس کے مستحب ہونے پر اجماع ہے اس لئے کچھ نہ کچھ تو کھا ہی لینا چاہئے۔

نہم:...... تعجیل افطار کرنا اور دوسروں کو روزہ افطار کرانا جیسا کہ حدیث نبوی ہے کہ جو شخص حلال کمائی سے روزہ افطار کرائے اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں حضرت جبرئیل مصافحہ کرتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ اس وقت میں رقت قلب پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔

دہم:...... افطار کے وقت اہتمام سے دعا کرنا اور خشوع وخضوع کرنا کھانے پینے میں منہمک ہوکر ان مستجاب گھڑیوں کو ضائع نہ کرنا چاہئے کیونکہ حدیث میں روزہ دار کی افطار کے وقت دعا قبول ہونے کی بشارت سنائی گئی ہے۔

قرآن کریم نے روزہ کے اغراض ومقاصد مختصر جامع بلیغ جملوں میں بیان کردیئے ہیں۔

۱:...... ہدایت کے عطا ہونے پر اللہ کی عظمت شان جلالت مقام بیان کرو۔

۲:...... انعامات خداوندی فتح مکہ غزوہ بدر میں کامیابی لیلۃ القدر اعتکاف فرضیت صوم اور نزول قرآن وغیرہ پر شکر کرو کیونکہ ارشاد الٰہی ہے: "لئن شکرتم لازیدنکم۔"

۳:...... "لعلکم تتقون" (تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تم میں تقویٰ پیدا ہوجائے) کیونکہ فرمان ربانی ہے: "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" (اللہ کے ہاں عزت واکرام تعظیم واعزاز کا سبب تقویٰ ہے تقویٰ اس کیفیت کا نام ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد دل کو گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی رغبت ہوتی ہے)۔

۵:...... صبر واستقلال استقامت وعزیمت اور تحمل وبرداشت کا مادہ پیدا ہو تمام رمضان میں اس امر کی تمرین ومشق ہوتی ہے۔

۶:...... روزہ بہت سے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے اس لئے بہت سے گناہوں کا کفارہ ہے یہی مطلوب ہے جو حد درجہ محمود ہے۔

۷:...... چند دن بھوکا اور پیاسا رہ کر فقیروں فاقہ مستوں کی اذیت اور بھوک وپیاس کی تکلیف کا احساس ہو کیونکہ سوز جگر کے سمجھنے کے لئے سوختہ جگر ہونا لازمی ہے۔ اس ماہ مبارک میں تلاوت ودیگر ادعیہ واوراد کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل دعا کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے: "لا الہ الا اللہ استغفر اللہ اسئلک الجنۃ واعوذبک من النار۔"

ماہ رمضان میں دو قیمتی سعادتیں اعتکاف کرنا اور لیلۃ القدر کی تلاش میں عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں بالخصوص جاگنا ہے اہمیت، افادیت، فضائل، محاسن میں یہ بھی کم نہیں احکام ومنہیات کی اطاعت کے بعد بھی حق تعالیٰ شانہ کے فضل وکرم ہی سے امید مغفرت اور رجا نجات ہونی چاہئے۔

☆......☆......☆

ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

نزول قرآن کا مقصد اور حاملینِ قرآن کی ذمہ داری

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

"ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔" (سورۃ جمعہ:۲)

اللہ تعالیٰ کے کلام سے تعلق رکھنے والی ہر چیز خواہ وہ حفظ ہو یا تجوید و تفسیر ہو یا قرآن مجید کی تلاوت' بڑی معزز اور مکرم چیز ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ ہی آپ کے منصب نبوت کے فرائض اور اس کی ذمہ داری کے سلسلے میں فرمایا:

"وہ پاک ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں ایسا پیغمبر مبعوث فرمایا جو ان کو قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کی تربیت فرماتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے بڑی کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔"

منصب نبوت اور اس کا کام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کے چار شعبے ہیں جو گویا فرائض چہارگانہ ہیں۔

تلاوت آیات:

تلاوت آیات پہلا فریضہ اور پہلا شعبہ ہے' یہ بھی اتنی اہم چیز اور ایسا بلند فریضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت کے شعبوں میں سب سے پہلے اسی کو ذکر فرمایا ہے۔

تزکیہ نفس:

دوسرا شعبہ یزکیھم نفوس کی تربیت کرنا' مہذب بنانا' اخلاق رذیلہ نکالنا اور اخلاق فاضلہ پیدا کرنا اور وہ وصف پیدا کرنا جس کا قرآن مجید میں دوسری جگہ ذکر ہے:

"اور لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کردیا' اور کفر اور فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دے دی ایسے لوگ راہ راست پر ہیں۔"

نزول قرآن کا اہم ترین مقصد:

قرآن مجید کے نزول کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ الفاظ و حروف کی شکل میں' کتابوں میں اور اس کے بعد سینوں میں محفوظ ہوجائے کہ لوگ اس کو پڑھ سکیں اور اس کو سنا سکیں' اس کو یاد کریں اور پڑھتے رہیں' بلکہ نزول قرآن کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ عقائد کی اصلاح ہو' قلب اور نفوس کی اصلاح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں فریضوں کی تکمیل فرمائی۔ صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس محنت کا زندہ ثبوت تھے۔ ان کے نفوس کیسے مصفی تھے' ان کی کیسی تربیت ہوچکی تھی کہ کفر و شرک کی نفرت ان کے دلوں میں بیٹھ چکی تھی' اور ایمان کی محبت اور ایثار کا مادہ ان کے اندر پیوست ہوچکا تھا' عبادت کا ذوق ان پر غالب آچکا تھا' خدمت خلق کا جذبہ ان کے اندر نمایاں تھا۔ ان کے اندر سے نفسانیت کا کانٹا نکل چکا تھا۔ حب دنیا ان کے اندر سے بالکل ناپید ہوچکی تھی' حب جاہ کا خاتمہ ہوچکا تھا' صحابہ کرامؓ میں سے ایک ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب تزکیہ کا زندہ ثبوت ہے۔

تعلیم کتاب:

تیسرا شعبہ کتاب و حکمت یعنی کتاب کی تعلیم دینا' پہلے قاری تلاوت کرتا ہے' پھر تزکیہ کا عمل کرتا ہے' اس میں قرآن مجید کی تفسیر اس کے حقائق کا بیان اس کے علوم کا اظہار اور مقاصد قرآن کی تشریح و تفصیل سب شامل ہے' یہ ہے:

"یعلمھم الکتاب والحکمۃ"

"ان کو سکھاتے ہیں علم اور حکمت"

پھر اس کی بھی ضرورت ہے کہ قرآن مجید کے طالب علموں' اس کے حاملین اور سامعین میں تفقہ پیدا کیا جائے' یہ وہ چیز ہے جس کی طرف اشارہ ہے:

"ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین"

"اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔"

یہ درحقیقت حامل قرآن کے فرائض چہارگانہ اور حامل قرآن کی ذمہ داریاں اور اس کے کمالات اور اس کی سیرت ہے' اس کے بعد صحابہ کرامؓ میں جو علماء تھے اور جن کے علم کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف کی' اور جن حضرات کی طرف رجوع ہونے

کا مشورہ دیا۔ مثلاً حضرت ابی بن کعبؓ آپ ﷺ نے ان کی بہت تعریف کی ہے اور ان کی خصوصیت بیان کی ہے کہ قرآن مجید سے ان کو خاص مناسبت تھی' حضرت زیدؓ بن ثابت کاتب وحی تھے' قرآن مجید کا بہت بڑا علم رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قرآن مجید پڑھنے کی تعریف آپ ﷺ نے خود فرمائی تھی۔ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے متعلق آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

"اللھم علمه الکتاب وفقهه فی الدین"

"اے اللہ! ان کو کتاب کا علم عطا فرما اور دین کی سمجھ دے۔"

یہ حضرات ان چاروں صفات کے جامع یعنی قرآن مجید کے قاری بھی تھے' اور معلم الکتاب بھی تھے اور معلم حکمت بھی اور مزکی بھی تھے۔

حامل قرآن کی ذمہ داریاں:

اصل میں حامل قرآن کا کام صرف تلاوت' اس کو پڑھ کر سنا دینا' صحیح طور پر یاد کر لینا اور اس کو صحت کے ساتھ ادا کر دینا اور کسی مجلس میں' کسی جلسہ میں قرآن مجید پڑھ دینا نہیں ہے' بلکہ حامل قرآن کی بہت بڑی ذمہ داری ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس شخص کو عذاب دیا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا علم دیا وہ رات کو سویا رہا یہاں تک کہ صبح کی نماز قضا ہوگئی۔"

قرآن مجید کی بڑی ذمہ داری ہے' اس کو یاد کرنے کی اور اس کو یاد رکھنے کی' اس پر عمل کرنے کی یہی وجہ تھی کہ جب جنگ یمامہ پیش آئی' جو اسلام کی شدید ترین جنگوں میں ایک جنگ ہے' جس میں زور کا رن پڑا اور گھمسان کی لڑائی ہوئی اور کشتوں کے پشتے لگ گئے' بس ایک موت کا بازار گرم تھا اور کسی طرح فیصلہ نہیں ہوتا تھا کہ میدان جنگ میں ایک صحابیؓ نے للکارا اور کہا: اے حاملین قرآن اور وہ لوگ جن کے سینوں میں قرآن ہے۔ آج قرآن پر عمل کرکے دکھاؤ اور قرآن پر قربان ہو جاؤ' اس لئے کہ اگر یہ ارتداد کا فتنہ نہ ختم ہوا تو قرآن مجید کا باقی رہنا مشکل ہے' چنانچہ جو حفاظ تھے وہ آگے بڑھے اور فیصلہ کرلیا' بے جگری کے ساتھ لڑے اور پروانوں کی طرح نثار ہوئے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"فی صحف مکرمة مرفوعة مطھرة بایدی سفرة کرام بررة."

(سورۂ عبس)

معلوم ہوا کہ حاملین قرآن کی یہ تصویر "کرام بررة" ہونا چاہئے' حاملین قرآن کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتوں کی صف ہے' بلکہ معلوم ہوا کہ جو قرآن مجید کو اٹھانے اور سینے میں رکھنے کا حوصلہ کرے اس کو ایسا بننا چاہئے۔

"لایمسه الا المطھرون" اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اس قرآن مجید کو مطہر ہی چھوئیں۔ صحابہ کرامؓ میں جو لوگ قرآن مجید کے حفاظ ہوتے تھے' اور جن میں قرآن مجید کا علم ہوتا تھا' وہ ممتاز اور اپنے اخلاق و تقویٰ اور عبادت میں دوسرے سے بڑھے ہوئے ہوتے تھے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب میدان احد میں شہداء کی لاشوں کو دفن کرنے لگے تو قرآن مجید جس کو زیادہ یاد ہوتا' اس کو پہلی صف میں رکھتے جاتے اور فرمایا کرتے:

"یؤمکم من اقرا کم"

"امامت وہ کرے جو زیادہ پڑھا ہوا ہو۔"

تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ خالی حافظ ہو' جس کو قرآن مجید کا علم زیادہ ہو' میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حفاظ کی بڑی ذمہ داری ہے۔

قرآن کی دولت سب سے بڑی دولت ہے:

میں آپ سے کہتا ہوں کہ یہ سوچ لیں کہ آپ کے سینہ میں اللہ کا کلام ہے۔ سر الٰہی ہے' علم الٰہی ہے' علم اعظم ہے' لوگ اسم اعظم کے پیچھے پڑتے ہیں' آپ کے سینہ میں علم اعظم ہے' اسی علم اعظم میں اسم اعظم بھی ہے' آپ تو حامل علم اعظم اور حامل اسم اعظم ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی فضیلت میں فرمایا۔ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی' اور میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے' لام ایک حرف ہے' میم ایک حرف ہے' دوسری جگہ ارشاد ہے:

"خیر کم من تعلم القرآن وعلمه"

دیکھ لیجئے۔ قرآن مجید کے کیسے کیسے فضائل ہیں' اگر حافظ تیس پارے پڑھے اور رمضان المبارک جیسے مقدس مہینہ میں پڑھے اور مسجد میں رمضان کی راتوں میں پڑھے اور اس کے بعد سو' دو سو' پانچ سو روپیہ معاوضہ لے۔ حیرت کی بات ہے' کیسے ایک انسان اس پر تیار ہو سکتا ہے' ایک بزرگ کا واقعہ ہے ایک روز بہت جوش میں آکر کہنے لگے خدا کی قسم اگر

ملحدانہ عقیدہ

مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے: "ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا، اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے ان کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں؟ آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے.... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں، اس لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہیں رکھنا چاہئے۔"

(ملفوظات مرزا، ج:۱۰، ص:۱۲۷، طبع ربوہ)

کوئی پورا ایک ملک پیش کرے اور کہے کہ پوری سلطنت لے لو اور ایک مرتبہ اللہ کہنے کا ثواب مجھے دیدو، واللہ میں راضی نہ ہوں گا، اور ایک ایک حرف اللہ کا کلام ہے اور اس عالم میں سب سے بڑی قیمتی چیز جس کا براہ راست اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اور جو سب سے بڑی دولت اس آسمان کے نیچے ہے وہ قرآن مجید ہے، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نسبت ہے اور اللہ کا کلام ہے، اس کو کلام قدیم کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ متکلم ہے اور یہ اس کا کلام ہے، اس سے بڑھ کر تو کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی، اس لئے اپنی قدر رجوع کرنا چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ آپ کے پاس کیا دولت ہے، اگر آپ کو پتہ چل جائے کہ آپ کے پاس کیا دولت ہے، تو آپ کے قدم زمین پر نہ پڑیں، کسی امیر کی دولت کی وقعت آپ کے دل میں نہیں ہو سکتی، اگر ہوتی تو ہزار بار استغفار کرتے ارے میرے دل میں، میرے سینے میں اللہ کا پورا کلام ہے اور میں اس تاجر کو اس وزیر کو معزز سمجھتا ہوں۔

حضرت حافظ ابن تیمیہؒ فرماتے تھے کہ میرا دشمن میرا کیا بگاڑیں گے، میری جنت تو میرے سینہ میں ہے، وہ مجھ سے کیا چھین لیں گے، میں تو اپنی جنت لئے پھر رہا ہوں۔ اللہ کا کلام اور اللہ کا علم میرے سینہ میں ہے، میرا باغ تو میرے ساتھ ہے، وہ مجھے کیا قید کریں گے، میں تو بالکل آزاد ہوں جہاں بھی رہوں گا آزاد رہوں گا۔

ایک مرتبہ میں حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک گاڑی میں بیٹھا ہوا جا رہا تھا، میں نے عرض کیا کہ حضرت! اس سفر میں قرآن مجید میں جو بات حاصل ہوتی ہے اور سمجھ میں آتی ہے وہ گھر پر نہیں آتی تو حضرت خوش ہوئے اور دوسروں کو مخاطب کیا کہ دیکھو مولانا کیا کہہ رہے ہیں، یہی سچی بات ہے۔

میدان جہاد میں جن لوگوں نے قرآن مجید کو سمجھا تھا اور خدمت کے میدانوں میں جنہوں نے قرآن مجید کو سمجھا تھا اور محنت کے میدانوں میں جنہوں نے قرآن مجید کو سمجھا تھا۔ ان کی سمجھ تو ہمارے یہاں قرآن مجید پڑھنے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

قرآن مجید سے کی مناسبت پیدا کرنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو قرآن مجید کی تعظیم کرنے کی اس پر عمل کرنے کی اور اس کا لطف لینے کی اور اس سے قرب حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قرآنی افادات ص ۳۸۳ تا ۲۹۸)

اہل نظر کے اوصاف اعلیٰ
قلب سلیم و ظرف کشادہ

(ابوالبیان حماد)

☆☆..........☆☆

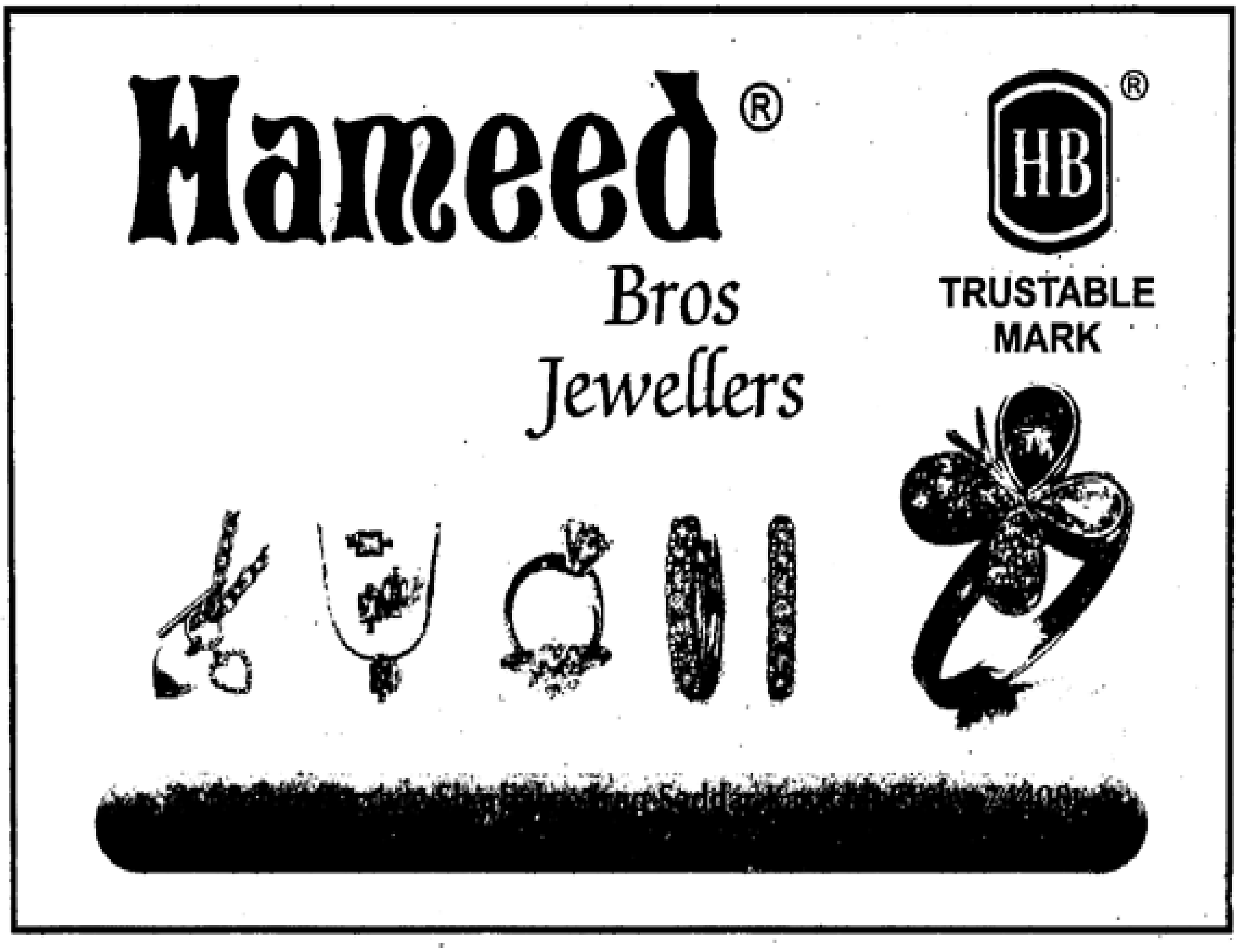

مسائل تراویح

مفتی عبدالسلام چاٹگامی

☆......تراویح کی بیس رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں' اس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے' پڑھنا چاہئے نہ پڑھنے والا قابل ملامت اور تارک سنت ہے۔

☆......تراویح کا وقت عشاء کے بعد ہے اگر عشاء سے قبل تراویح پڑھائی گئی تو صحیح نہ ہوگی۔

☆...... وتر سے قبل اور بعد دونوں طرح تراویح پڑھی جاسکتی ہے۔

☆......اگر رمضان میں چاند کی اطلاع دیر سے ملی' عشاء اور وتر کی نماز ہوگئی تو تراویح کی نماز ساقط نہ ہوگی۔ تراویح پڑھی جائے گی۔ تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد بیٹھنے کی حالت میں تسبیح وتہلیل' درود کوئی بھی پڑھے جائز ہے اور سکوت بھی جائز ہے' کسی ایک چیز کا التزام صحیح نہیں۔

☆......تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے۔ گھر میں اکیلی عورتیں جماعت کرسکتی ہیں' نماز ہوجائے گی البتہ فقہا نے مکروہ لکھا ہے' اس لئے مناسب نہیں' تنہا پڑھنا مسنون ہے۔

☆......مستحب یہ ہے کہ تراویح ایک ہی قاری کی اقتداء میں پڑھی جائے' اگر دو قاری سناتے ہوں تو ہر قاری اپنی نماز کسی ترویحہ پر ختم کرے اگر پہلے قاری نے ترویحہ کے درمیان میں چھوڑ دیا اور دوسرے قاری نے ترویحہ سے شروع کیا تو یہ خلاف سنت ہے۔

☆...... نابالغ حافظ جس کی عمر ابھی پندرہ سال کو نہ پہنچی ہو اس کی امامت صحیح نہیں۔

☆......جس کو جماعت نہ ملی ہو یا اس نے گھر میں نماز فرض پڑھ لی ہو وہ تراویح کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے۔

☆......اگر بعض یا پوری تراویح جماعت کے ساتھ پڑھی گئی تو وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں' خواہ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گئی ہو یا نہیں۔

☆......اگر ختم قرآن میں قاری سے ایک دو آیت چھوٹ گئی تو یاد آنے پر فوت شدہ آیات کا اعادہ کرے اور ان آیات کا اعادہ کرے جو فوت شدہ آیات کے بعد پڑھی گئیں تاکہ ترتیب باقی رہے۔

☆......تراویح کی رکعتوں میں اگر اختلاف ہوجائے تو امام اپنی رائے پر عمل کرے اگر امام کو بھی شک ہو تو جن کی رائے صواب معلوم ہو اسی پر عمل کرے۔

☆......تراویح کا کوئی شفع کسی وجہ سے فاسد ہوگیا تو اس میں پڑھی جانے والی آیات کا دوبارہ اعادہ کرنا چاہئے اور شفع فاسد کا بھی کرے۔

☆......تراویح میں بھول کر دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا اور تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیرا تو پوری نماز فاسد ہوگئی اس شفع اور اس میں پڑھی جانے والی آیات کا اعادہ کریں۔

☆......تراویح میں دو رکعت کے بعد قعدہ نہیں کیا' تیسری اور چوتھی رکعت پڑھ کر قعدہ کیا' سجدہ سہو کر کے سلام پھیرا تو صرف دو رکعت نماز ہوگی چار رکعتیں نہ ہوں گی اور دو رکعت بھی دوسری شفع کی ہوں گی' پہلے شفع کا اعادہ ضروری ہے۔

☆......اگر تراویح میں دوسری رکعت پر قعدہ کرے سہواً کھڑا ہوگیا تو جب تک تیسری رکعت کے لئے سجدہ نہیں کیا بیٹھ جانا چاہئے اگر تیسری رکعت کے لئے سجدہ کرلیا تو چوتھی رکعت ملا کر سجدہ کرلے پھر دونوں شفع صحیح ہوجائیں گے اور اگر تیسری رکعت میں سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو صرف دو رکعت ہوں گی' تیسری رکعت لغو ہوجائے گی۔

☆......نابالغ لڑکا حافظ قرآن' تراویح میں لقمہ دے سکتا ہے۔

☆...... داڑھی منڈانا اور قبضہ سے کم کرنا ناجائز ہے اور جو لوگ داڑھی منڈاتے ہیں یا قبضہ سے کم کرتے ہیں' ان کو امام بنانا درست نہیں' ان کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

☆......آج کل بعض مساجد میں یہ دیکھا گیا کہ مقتدیوں میں سے کچھ لوگ نماز تراویح میں جاتے ہیں تو یہ لوگ جلدی جلدی اٹھ کر نماز میں شامل ہوجاتے ہیں' بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے' کسل اور سستی کو دعوت دینا اور منافقین کے ساتھ مشابہت ہے جو کہ بہت بری بات ہے۔

☆......اسی طرح تراویح کے دوران اگر نیند کا غلبہ ہو تو اس حالت میں نماز نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ نیند کے بعد اطمینان کے ساتھ نماز ادا کرنا چاہئے' کیونکہ غفلت اور بے احتیاطی کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

☆......رمضان المبارک میں ایک مسجد میں بیک وقت تراویح کی متعدد جماعتیں جائز ہیں' البتہ بہتر یہ ہے کہ ایک ہی جماعت قائم کی جائے۔

☆...... معاوضہ لے کر قرآن کریم پڑھنا ناجائز و حرام ہے ثواب نہیں ملے گا' خواہ معاوضہ متعین ہو یا غیر متعین مشروط ہو یا غیر مشروط۔

☆......بعض خواتین نماز تراویح کا اہتمام نہیں کرتیں حالانکہ نماز تراویح مرد و عورت دونوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔

☆......مروجہ شبینہ جس میں ریا و سمع کے علاوہ نفل کی جماعت' سامعین کی غفلت و سستی' قارئین کا معاوضہ لینا' لوگوں سے شبینہ کے سلسلہ میں چندہ وصول کرنا وغیرہ قباحتیں ہیں اس لئے ناجائز ہے۔

☆......جو لوگ ہر رمضان میں داڑھی رکھتے ہیں اور رمضان کے بعد کترا یا منڈا دیتے ہیں' ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

☆☆......☆☆

روزہ کا مقصد

ڈاکٹر سید محمد لقمان علی ندویؒ

حصولِ تقویٰ

''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے'
فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: کلمہ طیبہ کی گواہی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار و ایمان' نماز کا اس کے آداب کے ساتھ ادا کرنا' مال کی زکوٰۃ دینا' بیت اللہ شریف یعنی خانہ کعبہ کا حج کرنا' رمضان کے روزے رکھنا۔'' (متفق علیہ)

حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام کی اساس و بنیاد پانچ ستون پر ہے جو شعر کے مصرع کی طرح ہیں کہ مصرع کا ایک حرف ہٹا دیا جائے تو مصرع صحیح نہ رہے گا' اسی طرح اسلام پانچ ستونوں پر قائم ہے ان میں سے ایک ستون تو بیچ کا ہے جو مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور وہ ہے کلمہ شہادت' باقی چار رکن نماز' زکوٰۃ' حج اور روزہ ہیں۔

روزہ کیا ہے؟

روزہ ارادے کی پختگی' عزم بالجزم اور بندۂ مومن کا اللہ تعالیٰ کے مطیع و منقاد ہونے کے جذبات عبدیت کو ظاہر کرتا ہے' روزے میں بندہ اپنے آپ کو اپنی تمام جسمانی ضرورتوں سے بلند کر لیتا ہے' اپنی جسمانی ضروریات پر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی' آخرت کے اجر و ثواب اور نعمتوں کو ترجیح دیتا ہے۔

حدیث قدسی میں آتا ہے:

''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے
ہے سوائے روزے کے کہ وہ میرے لئے
ہے اور اس کا بدلہ میں خود ہوں۔''

اعضائے انسانی کو معاصی سے بچانے اور خواہشات کا شکار ہو کر انسان کھوئی ہوئی روحانی صلاحیت کو واپس لانے اور بحال کرنے میں روزہ بڑی تاثیر کا حامل ہے' روزہ حصول تقویٰ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''مومنو! تم پر روزے فرض کئے
گئے ہیں' جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر
فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔''
(البقرہ:۱۸۳)

اللہ تعالیٰ نے انسان پر روزہ اس کی صلاح و تربیت کے بقدر ہی مشروع فرمایا ہے کہ جس سے وہ دنیا و آخرت دونوں جہاں کا فائدہ اٹھا سکے' اتنا نہیں کہ جس سے اس کو نقصان پہنچ جائے جو اس کے دینی اور دنیاوی تقاضوں کو پورا کرنے میں حارج ہو جائے۔ ☆

شعر و سخن

پھر ماہِ صیام آیا

قاری صدیق احمد باندوی

مبارک ہو مسلمانو! کہ پھر ماہِ صیام آیا
خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا اژدہام آیا

خدا کا شکر ہے فضل بہار جاں فزا آئی
خوشا قسمت کہ پھر سے زندگی میں یہ مقام آیا

زمانہ آگیا پھر لطف باری عام اب آیا
نصیب اپنے کو پھر سے زندگی میں یہ مقام آیا

قیامت میں یہ روزہ ڈھال ہوگا روزہ داروں کی
یہ سرمایہ بھی اپنے کیسے آڑے وقت کام آیا

ہدایت کے صحیفے سب کے سب اس ماہ میں اترے
اسی ماہِ مبارک میں کلاموں کا امام آیا

اسی میں رات ایک آئی ہزاروں ماہ سے افضل
کہ جس میں چشمۂ رحمت سے بندوں کو سلام آیا

گزاری جس نے اپنی زندگی ساری اطاعت میں
اسی کے واسطے جنت سے دنیا ہی میں جام آیا

دوبارہ زندگی پائی سکون دل ہوا حاصل
زباں پر جب محمد مصطفیٰ کا پیارا نام آیا

جو پہنچا حشر میں ثاقب فرشتے سب پکار اٹھے
محمدؐ کے غلاموں کے غلاموں کا غلام آیا

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

غور اور دھیان

حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی بہت سفید کپڑے والا اور بہت کالے بال والا آیا' اس پر سفر کا نشانہ نہ تھا' ہم لوگ اس کو نہیں پہچانتے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا' اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنے سے ملا دیے اور اپنی ہتھیلی آپ کے زانو پر رکھ دی اور کہا یا محمدؐ! مجھ کو اسلام کے متعلق خبر دیجئے' آپؐ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ کہو: "اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ' نماز پڑھو' زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو' استطاعت ہو تو خانہ کعبہ کا حج کرو" کہا آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو حیرت ہوئی کہ پوچھتا بھی ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے' پھر کہا کہ ایمان کے بارے میں خبر دیجئے' آپؐ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر' اس کے پیغمبروں پر اور آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر' کہا آپؐ نے سچ کہا اب احسان کے متعلق بتایئے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو' اگر تم اس کو نہیں دیکھتے ہو تو وہ تم کو دیکھتا ہے۔ کہا: قیامت کے متعلق مجھ کو خبر دیجئے؟ آپؐ نے فرمایا: جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا' کہا اچھا اس کی نشانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: لونڈی اپنی مالکہ کو پیدا کرے اور ننگے پاؤں پھرنے والے ننگے بدن محتاج لوگ بکری چرانے والے ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر محل بنائیں' پھر وہ چلے گئے' بعد میں آپؐ نے فرمایا: اے عمرؓ! تم جانتے ہو یہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ جبرئیل تھے' تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تم کو تمہارا دین سکھائیں۔

اللہ کا خوف:

حضرت ابوذرؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں بھی تم ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ اس برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

اللہ کی یاد اسی سے سوال اسی سے استمداد:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا' آپؐ نے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں سکھا دوں؟

امۃ اللہ تسنیم

اللہ کے حکموں کی نگہداشت کرو' وہ تیری حفاظت کرے گا' اللہ کو یاد کرو تو اس کو اپنے سامنے پائے گا اور جب سوال کرنا تو اللہ ہی سے سوال کرنا اور جب مدد چاہنا تو اسی سے مدد چاہنا' اور جان لے کہ اگر ساری دنیا اس بات پر اتفاق کرے کہ تجھ کو نفع پہنچائے تو تجھ کو کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی' مگر وہی جو تمہارے لئے اللہ نے لکھ دیا ہے' اور اگر ساری دنیا اس بات پر اتفاق کرے کہ تجھ کو نقصان پہنچائے تو نقصان نہیں پہنچا سکتی' مگر وہی جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے' قلم اٹھا لئے گئے اور صحیفے خشک کر دیے گئے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے اور آرام کے زمانے میں اللہ سے تعلق پیدا کرو' مصیبت کے وقت کام آئے گا اور یاد رکھو جو تم سے چوک گیا وہ تمہیں پہنچنے والا نہ تھا' اور جو پہنچا وہ خطا ہی نہیں ہو سکتا تھا' یاد رکھو کہ صبر کے ساتھ مدد ہے' مصیبت کے ساتھ کشائش ہے اور مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

بعض اعمال کو معمولی سمجھنا:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تم بعض عمل کرتے ہو وہ تمہاری نگاہ میں بال سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے اور ہم ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہلاک کر دینے والے اعمال میں شمار کرتے تھے۔

اللہ کی غیرت:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ انسان وہ عمل کرے جو اللہ نے اس پر حرام کر دیا تھا۔

اپنی سابقہ حالت یاد رکھنا:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانے میں تین آدمی تھے' ایک کوڑھی' دوسرا گنجا' تیسرا اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آزمائش کا ارادہ کیا' ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا' پہلے سفید داغ والے کے پاس آیا اور کہا: تجھے کون سی چیز محبوب ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ اور اچھی جلد' اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا تو اچھی جلد اور اچھا رنگ نصیب ہوا' کہا کون سا مال تجھے پسند ہے؟ کہا: اونٹ یا گائے (راوی کو شک ہے) فرشتہ نے ایک گابھن اونٹنی دی اور برکت کی دعا کی۔ پھر گنجے کے پاس آیا اور کہا تو کیا چاہتا ہے؟ کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرا گنجا پن دور ہو جائے' جس کے سبب سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں اور اچھے بال کی خواہش ہے۔ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنجا پن دور ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے' کہا کون سا مال تجھے مرغوب ہے؟ کہا: گائے' پس ایک گابھن

گائے اس کوڑھی اور برکت کی دعا کی۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا تیری کیا خواہش ہے؟ کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کو بینائی عطا فرمائے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بصارت پلٹ آئی' کہا تم کو کون سا مال پسند ہے؟ کہا: بکری' پس اس کو ایک گابھن بکری دی۔ کچھ عرصہ بعد ان تینوں کے جانوروں سے میدان بھر گئے' چند دن کے بعد فرشتہ اسی صورت اور اسی ہیئت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں غریب آدمی ہوں' میری راہ کھوٹی ہوئی' میں آج کے دن نہیں پہنچ سکتا' تجھے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں' جس نے تجھ کو اچھی جلد اور اچھی کھال عنایت کی' مجھ کو راستہ کا خرچ دے تاکہ میں پہنچ جاؤں' سفید داغ والے نے کہا: مجھ پر بہت حقوق ہیں' فرشتہ بولا: غالباً میں تجھ کو پہچانتا ہوں' تو فقیر تھا اور مبروص بھی' لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا' کہا واہ یہ دولت میرے گھر میں باپ داداؤں سے چلی آتی ہے' فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو ویسا ہی کردے' پھر گنجے کے پاس آیا اور ویسا ہی سوال کیا جیسے کوڑھی سے کیا تھا۔ گنجے نے وہی جواب دیا: فرشتہ نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو ویسا ہی کردے' پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا میں غریب آدمی ہوں' اپنے وطن نہیں پہنچ سکتا' تجھ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں' جس نے تجھ کو بصارت عطا فرمائی' مجھ کو راستہ کا خرچ دے تاکہ میں پہنچ جاؤں۔ اس نے کہا: بے شک میں اندھا تھا' اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کو روشن کیا' تیرا جتنا جی چاہے لے اور جتنا چاہے چھوڑ' خدا کی قسم! میں آج کے دن تجھ سے نہ جھگڑوں گا' جس چیز کو تو خدا کے نام پر لے لے گا' فرشتہ نے کہا: تیرا مال تجھے مبارک ہو' اللہ نے محض آزمائش کی تھی' پس اللہ تجھ سے راضی ہوا اور تیرے ان دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔ (بخاری و مسلم)

نفس کا احتساب:

حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا جائزہ لے اور آخرت کے لئے عمل کرے' پیچھے رہ جانے والا وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشوں کے پیچھے ڈال دے اور اللہ سے بڑی بڑی امیدیں لگائے بیٹھا رہے۔ (ترمذی)

لایعنی بات سے احتراز:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس چیز کو چھوڑ دے جو اس کے مطلب کی نہ ہو۔ (ترمذی)

☆☆.........☆☆

نویں قسط

مرزا قادیانی کے وجوہِ ارتداد

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شہیدؒ

ج:...... ”اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ. اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ.“ (آل عمران:۵۹،۶۰)

ترجمہ:...... ”بے شک حالت عجیبہ (حضرت) عیسیٰ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشابہ حالت عجیبہ (حضرت) آدمؑ کے ہے کہ ان (کے قالب) کو مٹی سے بنایا پھر ان کو حکم دیا کہ (جاندار) ہو، پس وہ جاندار ہوگئے۔ یہ امر واقعی آپ کے پروردگار کی طرف سے (بتلایا گیا) ہے۔ سو آپ شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہوجایئے۔“

د:...... ”وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ.“ (التحریم:۱۲)

ترجمہ:...... ”(اور نیز مسلمانوں کی تسلی کے لئے) عمران کی بیٹی (حضرت مریم علیہا السلام) کا حال بیان کرتا ہے جنہوں نے اپنے ناموس کو محفوظ رکھا۔ سو ہم نے ان کے چاک گریبان میں اپنی روح پھونک دی اور انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کی (جو ان کو ملائکہ کے ذریعہ پہنچے تھے) اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت کرنے والوں میں سے تھیں۔“

ان آیات کریمہ سے مندرجہ ذیل امور بالکل واضح ہیں:

۱:...... فرشتوں کا کنواری مریم کے پاس آنا، اور بیٹے کی خوشخبری دینا۔

۲:...... اس خوشخبری سے کنواری مریم کا تعجب کرنا اور یہ کہنا کہ میں نے نہ شادی کی ہے اور نہ میں بدکار ہوں اور پھر بیٹا کیسے ہوگا۔

۳:...... فرشتے کا جواب دینا کہ اسی حالت میں ہوگا۔

۴:...... اس پر فرشتے کا ان کے گریبان میں پھونک مارنا اور ان کا حاملہ ہونا۔

۵:...... وضع حمل کے لئے لوگوں سے دور جگہ تنہائی میں جانا اور کھجور کے درخت سے ٹیک لگانا۔

۶:...... چونکہ اس بچے کا کوئی باپ نہیں تھا اس لئے کنواری کا یہ اندیشہ کرنا کہ لوگ کیا کہیں گے اور اس واقعہ سے پہلے مرنے کی تمنا کرنا۔

۷:...... فرشتے کا اوٹ میں ہوکر ان کو تسلی دینا اور یہ کہنا کہ جب تم سے کوئی بات کرے تو تم زبان کی طرف اشارہ کرکے بولنے سے معذوری ظاہر کردینا۔

۸:...... کنواری مریم کا بچے کو گود میں اٹھاکر قوم کے پاس لانا اور لوگوں کا اس پر چہ میگوئیاں کرنا اور کنواری کو ملامت کرنا۔

۹:...... بچے کا بحکم الٰہی بات کرنا اور اپنی ماں کی صفائی پیش کرنا۔

یہ وہ مضامین ہیں جو بغیر کسی تشریح وتفسیر کے قرآن کریم سے مفہوم ہوتے ہیں۔ اور حدیث صحیح میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گہوارے میں بات کرنا، جس سے اپنی والدہ کی پاک دامنی بیان کرنا مقصود تھا، ذکر کیا گیا ہے:

”عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال: لم يتكلم فی المهد الا ثلثة، عيسى بن مريم عليه السلام وصبی كان فی زمان جريج وصبی آخر وذكر الحديث.“ (مسند احمد ج۲ ص:۳۰۸)

ترجمہ:...... ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ (بنواسرائیل میں) صرف تین بچوں نے ماں کی گود میں باتیں کیں، ایک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، دوسرے وہ بچہ جو جریج کے زمانے میں تھا اور تیسرے ایک اور بچہ۔“

قرآن کریم اور حدیث نبوی کی ان تصریحات کی روشنی میں مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کنواری مریم کے بطن سے بن باپ تولد ہوئے اور اس حقیقت کا انکار گمراہ لوگوں کے سوا کسی نے نہیں کیا۔ مرزا

غلام احمد قادیانی بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے بن باپ کے پیدا ہونے کا قائل تھا، ملاحظہ فرمائیے:

۱/۱۷۱۔ ’’ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا، وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ کے پیدا نہیں کرسکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔‘‘ (مباحثہ راولپنڈی ص:۲۰۸، ملفوظات ج:۲ ص:۲۰۳)

۱۷۲/۲۔ ’’ومن عقائدنا ان عیسیٰ و یحییٰ قد ولد علی طریق خرق العادۃ۔‘‘ (مواہب الرحمٰن ص:۷۰، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۲۸۹)

۱۷۳/۳۔ ’’ویقولون ان عیسی تولد من نطفۃ یوسف ابیہ الی قولہ، او یقال ونعوذ باللّٰہ منہ انہ من الحرام۔‘‘ (مواہب الرحمٰن ص:۷۲، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۲۹۲)

لیکن افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کی لاہوری جماعت مرزا کے ایمان و اعتقاد سے بھی محروم ہے۔ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کنواری ماں کا بن باپ، بیٹا نہیں سمجھتے۔ لاہوری جماعت کے امیر و قائد اول جناب محمد علی صاحب نے ’’لم یمسسنی بشر‘‘ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا نہیں ہوئے تھے، اور پھر مرزا قادیانی کی دورخی دیکھئے، کہ ازالہ اوہام ص:۱۲۷، روحانی خزائن ج:۳ ص:۲۵۴ پر لکھا ہے کہ:

۱۷۴/۴۔ ’’حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔‘‘

۱۷۵/۵۔ ’’پس یہ تمام امور اس بات پر دلیل ہیں کہ قرآن کریم حضرت عیسیٰ کی پیدائش بن باپ بیان نہیں کرتا۔ لم یمسسنی بشر آئندہ مس بشر سے مانع نہیں۔‘‘ (بیان القرآن ص:۳۱۵ طبع چہارم محمد علی لاہوری)

۱۷۶/۶۔ کشتی نوح حاشیہ ص:۱۶، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۸ پر لکھا ہے: ’’یسوع مسیح کے چار بھائی اور بہنیں تھیں۔

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

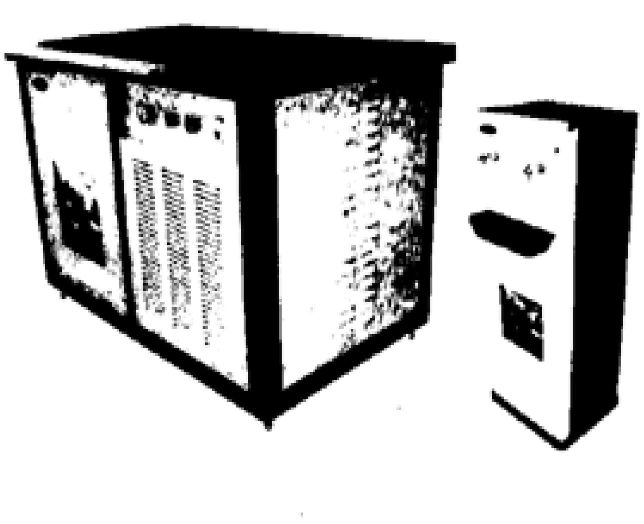

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کپیسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720
E-mail:monir@super.net.pk

یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔" (کشتی نوح ایضاً، حالت حمل میں مریم کا نکاح، بتول کے عہد کو توڑنا)

مسئلہ جہاد اور مرزا غلام احمد قادیانی:

قرآن کریم میں مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ جہاد کی بہت سی صورتیں ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ شر وفساد کی قوتوں کو سرنگوں کرنے کے لئے تلوار اٹھائی جائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر وارتداد کی ایک وجہ یہ ہے کہ اسلام میں جس ضرورت کے تحت تلوار کے جہاد کا حکم دیا گیا تھا، مرزا قادیانی نے اسے منسوخ کر دیا اور اسلام کے کسی قطعی حکم کو منسوخ کر دینا کفر ہے۔ اس بحث میں ہم دو نکتے ذکر کریں گے:

اول:.......خود مرزا قادیانی کے اعتراف کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں "جہاد" کی اجازت ہوتا۔

دوم:.......مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ اس کے زمانے میں جہاد کا حکم منسوخ اور موقوف کر دیا گیا۔

پہلا نکتہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تلوار اٹھانے کی اجازت:

۱/۱۷۷۔ "مظلوموں کو ظالموں کے ظلم سے بچانے کے لئے حکم ہوا: اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ. اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ. (پ ۱۷) کہ جن لوگوں کے ساتھ لڑائیاں خواہ مخواہ کی گئیں اور گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اس لئے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، سو یہ ضرورت تھی جو تلوار اٹھائی گئی۔"

(ملفوظات ج:۱ ص:۴۴)

۲/۱۷۸۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگ کئے وہ تیرہ برس تک خطرناک دکھ اٹھانے کے بعد کئے اور وہ بھی مدافعت کے طور پر۔ تیرہ برس تک ان کے ہاتھوں سے آپ تکالیف اٹھاتے رہے۔ مسلمان مرد اور عورتیں شہید کی گئیں۔ آخر جب آپ مدینہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں بھی ان ظالموں نے پیچھا نہ چھوڑا تو خدا تعالیٰ نے مظلوم قوم کو مقابلہ کا حکم دیا۔"

(ملفوظات ج:۷ ص:۲۸۳)

۳/۱۷۹۔ "ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائیوں کے لئے سبقت نہیں کی تھی۔ بلکہ ان لوگوں نے خود سبقت کی تھی۔ خون کئے، ایذائیں دیں، تیرہ برس تک طرح طرح کے دکھ دیئے۔ آخر جب صحابہ کرامؓ سخت مظلوم ہوگئے تب اللہ تعالیٰ نے بدلہ لینے کی اجازت دی۔ جیسے فرمایا: اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا (۱۷/۱۳) وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم (۲/۸) اس زمانہ کے لوگ نہایت وحشی اور درندے تھے۔ خون کرتے تھے، جنگ کرتے تھے۔ طرح طرح کے ظلم اور دکھ دیتے تھے۔ ڈاکوؤں اور لٹیروں کی طرح مار دھاڑ کرتے پھرتے تھے اور ناحق کی ایذا دہی اور خون ریزی پر کمر باندھے ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ دیا کہ ایسے ظالموں کو سزا دینے کا اذن دیا جاتا ہے اور یہ ظلم نہیں بلکہ عین حق اور انصاف ہے۔"

(ملفوظات ج:۹ ص:۳۶۶، ۳۶۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ان اقوال سے یہ بات واضح ہوگئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تلوار کا جہاد صرف مدافعت کے لئے تھا۔ دوسرے الفاظ میں اسلام صرف دفاعی جنگ کا قائل ہے اور اسی دفاع کو "مسئلہ جہاد" کہا جاتا ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد نے "مسیح موعود" کا دعویٰ کر کے جہاد کے منسوخ ہوجانے کا اعلان کر دیا، مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیے:

مرزا غلام احمد کے آنے پر جہاد کا حکم منسوخ:

۱/۱۸۰۔ "اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ مسیح کے وقت میں جہاد کا حکم منسوخ کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی صفات میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنی مسیح موعود جب آئے گا تو جنگ اور جہاد کو موقوف کر دے گا۔"

(حاشیہ تجلیات الہیہ ص:۸، روحانی خزائن ج:۲۰ ص:۴۰۰)

۲/۱۸۱۔ "جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا۔ اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مؤاخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔" (حاشیہ اربعین نمبر:۴ ص:۱۳،

روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۴۴۳)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے تین الگ الگ زمانوں میں جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی تین حالتیں لکھی ہیں:

اول:...... موسیٰ علیہ السلام کا دور، اس میں لڑائی کا حکم بہت سخت تھا۔

دوم:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ، اس میں لڑائی کے حکم میں تخفیف کی گئی۔

سوم:...... مرزا غلام احمد قادیانی کا زمانہ، اس میں جہاد یکسر منسوخ اور بند کردیا گیا۔

۱۸۲/۳۔ ''آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے۔ وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے۔ جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمادیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہوجائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔''

(اشتہار چندہ منارۃ المسیح ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص:۲۸، ۲۹ روحانی خزائن ج:۱۶ ص:۲۸)

۱۸۳/۴۔ ''اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔''

(درخواست مرزا کتاب البریہ ص:۳۴۷، روحانی خزائن ج:۱۳ ص:۳۴۷، مجموعہ اشتہارات ج:۳ ص:۱۹)

(جاری ہے)

تبصرہ کتب

کتاب کا نام: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز۔

تالیف: استاد الحدیث حضرت مولانا مفتی منیر احمد اخون دامت برکاتہم

صفحات: ۱۳۰۔ قیمت: درج نہیں۔

ملنے کا پتہ: اخون پبلی کیشنز آر۔۶۳، ۶۴/۱۵، ویگیر سوسائٹی، فیڈرل بی ایریا، کراچی

ایک مسلمان کے لئے عقائد کی درستگی کے بعد سب سے پہلا فریضہ نماز ہے۔ اہل علم کا اصول ہے کہ جو چیز فرض ہوتی ہے اس کا سیکھنا بھی فرض ہے۔ الحمدللہ! نماز کے مسنون طریقہ کی راہنمائی کے لئے ہر دور میں علمائے احناف نے عوام الناس کی راہبری کے لئے قرآن وحدیث اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں کتب ورسائل تحریر فرمائے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے، جس میں نماز کے ہر ہر عمل کو مدلل اور باحوالہ نقل کیا گیا ہے۔ ٹائٹل پر کتاب کا یوں تعارف کرایا گیا ہے:

''نماز کی نیت سے لے کر سلام کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے تک ہر حرکت وسکون پر قرآنی آیات اور مستند احادیث کے ٹھوس دلائل کا مجموعہ اور مخالفین کے دلائل کا مسکت جواب دینے کے ساتھ ساتھ اختلافی پہلوؤں میں سوالات کے جوابات کا مطالبہ کیا گیا ہے، ہر حنفی مسلمان کے لئے اپنے موضوع پر مکمل اور تحقیقی کتاب''

لامذہبیت کے پھیلائے ہوئے شکوک وشبہات کے ازالہ اور فتنہ وفساد کو امن واتحاد میں بدلنے کے لئے ہر فرد کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ کتاب کا ٹائٹل جاذب نظر اور کاغذ نہایت ہی عمدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مصنف اور ناشر کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

نوٹ: تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ (ادارہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام محفل حسن قرأت وحمد ونعت

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کراچی میں مختلف مقامات پر محفل حسن قرأت وحمد ونعت منعقد ہوئیں۔ سب سے پہلی محفل حسن قرأت وحمد ونعت فہیم مسجد دہلی کالونی میں منعقد ہوئی، شیخ الحدیث مولانا عثمان یحییٰ کی صدارت میں بعد نماز عشاء شروع ہوئی، جس میں ملک کے مایہ ناز قاری ابراہیم کاسی کوئٹہ، قاری احسان اللہ فاروقی کراچی، قاری سید لبیق ساجد بخاری لاہور، کم سن نعت خواں عطاء الرحمن عزیز، حافظ امان اللہ، مولانا کاشف فاروقی اور حافظ وجیہہ الدین نے حمد ونعت پیش کیں۔ جبکہ حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی نے مختصر خطاب فرمایا، اس موقع پر صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے مفصل خطاب کرکے عوام میں جذبات ایمانی پیدا کردیئے جبکہ اس پروگرام میں مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی، مولانا مفتی ظفر مدینہ مسجد پرنس روڈ، مولانا مفتی منیر سلطان مسجد، مولانا مفتی محمد اسحاق ناظم آباد اور مولانا شفیق الرحمن شریک ہوئے۔ نقابت کے فرائض کے ساتھ ساتھ مولانا قاضی احسان احمد مبلغ ختم نبوت کراچی نے تفصیلاً مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرتے رہے، اس پروگرام کی سرپرستی مولانا محمد اعجاز نے کی۔ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ کی توجہ نے پروگرام کو مزید کامیابی عطا کی۔ یہ پروگرام بعد نماز عشاء شروع ہوکر صبح پانچ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

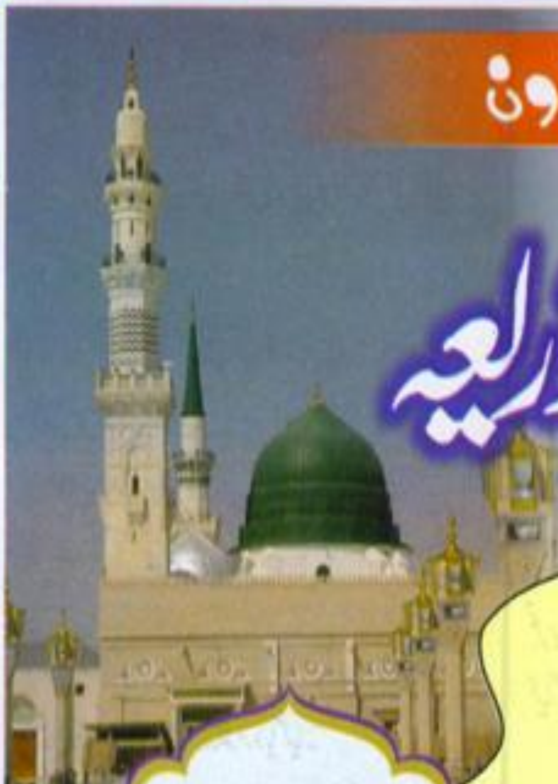

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقات جاریہ میں

شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد

امیر مرکزیہ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن

ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔